رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵۲ — اپریل سنہ ۲۳ء

دہلی کا ماہوار طبّی رسالہ

المسیح

مرتبہ

زبدۃ الحکماء حکیم محمد کبیر الدین

مؤلف و پروفیسر طبّیہ کالج دہلی

قیمت سالانہ مع محصول ۲؍۸

قیمت فی پرچہ ۳؍

پتہ ناظم دفتر المسیح قرول باغ دہلی

محبوب المطابع دہلی میں چھپکر دفتر المسیح سے شائع ہوا

L

طبیہ کالج دہلی جدید کورس کی کتابیں

(مؤلفہ زبدۃ الحکما حکیم محمد کبیر الدین مؤلف و پروفیسر طبیہ کالج دہلی)

(۱) افادہ کبیر یہ کتاب طب یونانی کے تمام اصول و قواعد کو نہایت سلیس اور عام فہم زبان میں بتاتی ہے۔ اور نبض و قارورہ کو واضح اور صاف طور پر سمجھاتی ہے اور طبیہ کالج دہلی کے سال اول کے کورس میں داخل ہے۔ یہ حقیقت میں طب یونانی کی نہایت مشہور قدیم عربی کتاب موجز القانون کا ترجمہ اور اسکی شرح ہے۔ اسمیں دیگر تشریحی نقشہ جات کے نبض کی رگوں کا نہایت صاف نقشہ ہے۔ قیمت عہ مجلد عہ علاوہ محصول

(۲) ترجمہ کبیر یعنی طب یونانی کی عظیم الشان عربی کتاب شرح اسباب کا سلیس اور مقبول عام ترجمہ جو طبیہ کالج دہلی کے نصاب تعلیم میں داخل ہے اس کتاب میں سر سے پاؤں تک تمام امراض کے اسباب علامات اور علاج نہایت سلیس عبارت میں درج ہیں۔ اور ہر ایک بحث دلچسپ طبی نکتوں اور فلسفی باریکیوں سے معمور ہے جن سے اردو اور فارسی داں ابتک قطعاً محروم تھے۔ کل کتاب چار جلدوں میں منقسم ہے اور ہر ایک جلد کی قیمت دو روپے ہے۔ مجلد فی عہ التشریح کبیر زیر طبع ہے۔

(۴) منافع کبیر یہ عظیم الشان کتاب اصل کلیات طب کی جدید طرز کی کتاب ہے جسے دہلی کے مشہور طبیہ کالج نے خاص طور پر اپنے کورس کی تکمیل کے لیے تیار کرایا ہے اور اپنے نصاب تعلیم میں داخل کیا ہے اسمیں تمام اعضا کے افعال و وظائف نہایت سلیس و دلپسند عبارت میں لکھے گئے ہیں اور دونوں طبوں یعنی یونانی و ڈاکٹری کے اختلافی مسائل میں منصفانہ محاکمہ اور فیصلہ کیا گیا ہے علاوہ ازیں نبض و قارورہ کے قدیم و جدید طرز شناخت اور طریقہ امتحانات لکھے گئے ہیں جس سے یونانی اطبا قیمتی فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ قیمت عہ مجلد عہ

(۵) علم الادویہ نفیسی یعنی ترجمہ فن ثانی علم الادویہ نفیسی۔ علم الادویہ کی بینظیر مدلل کتاب ہے جو طبیہ کالج دہلی کا نصاب تعلیم ہے۔ قیمت فی جلد عہ مجلد عہ علاوہ محصول

دیگر کتب

(۶) لغات اصطلاحات طبیہ یہ بیمثل طبی لغت ہے۔ اس میں تمام طبی الفاظ و اصطلاحات کو نہایت سلیس اور سہل عبارت میں واضح کیا گیا ہے۔ علم طب کے طلبا اور شوق مطالعہ رکھنے والے اطبا اس قسم کی لغت کے سخت ضرورت مند تھے۔ قیمت عہ مجلد عہ علاوہ محصول

(۷) لغات الادویہ اس عظیم لغت میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ عربی۔ فارسی۔ ہندی۔ سنسکرت کیمیائی اصطلاحات وغیرہ کا کوئی نام اور کوئی لفظ ایسا باقی نہ رہے جو اسمیں مذکور نہ ہو۔ اور جسکی ماہیت نامعلوم ہے

جلد دوم | ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۳۱ھ مطابق اپریل سنہ ۱۹۱۳ء | عدد ہشتم

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم

مقالات

طبّی نبرد آزمائیاں

(از جناب حکیم مولوی سید محمد یوسف صاحب نیّر مؤلف طب عثمانیہ)

سبک زجامے نہ گیری کر بس گران گہرست

متاع من کہ نصیبش مبا دا بر زانی

میرے دوستو ! دُنیا کی تمام متمدن قوموں میں یہ مسئلہ معرکۃ الآرا رہا ہے کہ افراد قوم کی جسمانی اور ذہنی تربیت اور ترقی کا بہترین انتظام کیونکر کیا جائے + بعض مرتبہ اساس قومی کی عمارتوں کو شاندار بنانے کے لیے ماہرین سیاسیات نے تربیت جسمانی کو بدرجۂ اتم پہنچانے کے لیے یہاں تک بیباکانہ اصول قایم کیے کہ قانون کی رُو سے ماں باپ اپنے کمزور اور ناتواں بچوں کو جنگلوں اور پہاڑوں میں پھینکدینے پر مجبور تھے۔ تاکہ وہ بھوک، پیاس، سردی، اور گرمی کی تکلیفوں سے ہلاک ہوجائیں اور قوم میں دائم المرض اور بیکار افراد رہنے نہ پائیں +

اہلِ یونان جن کی علمی شہرت کے ڈنکے عالم میں اُن کی ناموری اور برتری کا صور پھونک گئے اور اُن کی غیر فانی شہرت اُن کے عقلی اور جسمانی کارناموں کا ایک بدیہی ثبوت ہے اُنہوں نے طب کے وسیلے سے بنی آدم کو بیحد فائدے پہنچائے، سینکڑوں امراض کی حقیقت کا انکشاف کیا، مختلف علاج معلوم کیے۔ اور نسل انسانی کی جسمانی اور عقلی و ذہنی کی ترقیوں کے لیے ہزاروں امراض کے استیصال میں فن طب کو بطور خاص اپنا مطمح نظر قرار دیا +

تمدن کے نہایت ابتدائی زمانہ میں جبکہ حیوان ناطق منزل طب کے نہایت ابتدائی مراحل میں تھا فن علاج کو بھی ایک مقدس رسم کے طور پر دیوتاؤں کی عبادات کے

آئین میں شمار کرتا تھا۔

لیکن یہ فن طب ہی کی ترقی کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے غیر معمولی لیاقت اور دانائی سے اس رسم قبیح کو بھی مٹایا جس کی رُو سے ہزاروں بچوں کو جنگل اور پہاڑوں میں پھینکا جاتا تھا اور اس امر کی کوشش کی کہ انہی کو توانا اور قوی ہیکل بنایا جائے اور یہ قانون بھی شایع کر دیا کہ غیر معمولی ذہانت والے انسانوں کا ہمیشہ توانا اور تندرست اور قوی ہیکل ہونا لازمی نہیں ہے اس لئے دماغی نشوو ارتقار کا عیار جسمانی قوت سے جداگانہ نوعیت رکھتا ہے تاہم بیکار اور اپاہج نسلوں کے وجود میں نہ آنے کے متعلق کلیات طب کے خاص خاص اصول و ضوابط منضبط کیے اور اس فن کو معراج کمال تک پہنچا دیا۔

اس دور ترقی میں یونان کے مشاہیر شہزوری میں رستم و اسفندیار حسن و جمال میں یوسف ثانی اور عقل خداداد میں افلاطون و ارسطو بنکر آئے اور یہ سب فن طب کے اصول کی پیروی اور اسکو ترقی دینے کے نتائج تھے۔

اس قوم کی عزت اور عظمت و ترقی کا چراغ رفتہ رفتہ ٹمٹمانے لگا اور آخر انکی قومی نکبت بگولا بنکر ایسی لپٹی کہ ترقیوں کا دیا گل ہو گیا اور اب ہم یہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ کیا ہم انھی یونانیوں کی طب کے پرستار ہیں جو آج وحشت اور بہیمیت کے باج گزار ہیں۔

انقلابات عالم کی رفتار یہی رہی ہے وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ دنیا میں جب ہر طرف تاریکیاں چھا گئیں۔ خدا تعالیٰ نے اسلام کے شیدائیوں کو تمام عالم کے علوم و فنون اور علمی خزائن کا وارث کر دیا۔ یہ قوم آسمان ترقی پر آفتاب ہو کر چمکی۔ اس نے دنیا والوں کی زحمتوں کو رحمتوں سے بدل دیا اور عالم میں اپنے نور کا پرتو پھیلا گئی۔ چنانچہ فن طب میں بھی لاثانی ترقیاں اور موشگافیاں اور جدید اختراعات کے ذخایر چھوڑ گئے۔ اور ہر شعبہ طب کو اَوج کمال کا نیر اعظم بنا دیا۔ لیکن بے تعصبی دیکھئے کہ اس فن کے ہزاروں اسرار مخفی سے پردے اُٹھا گئے اور نئی نئی تحقیقات کی گلکاریوں سے اس کے ایوان سجا گئے۔ لیکن یہ دعوےٰ نہیں کیا کہ اس فن کے ہم موجد ہیں اور پرایا مال اپنا ہے۔

دوستو! ایک پاک زندگی کا مقصد یہ ہے کہ نوع انسان کو ممکن سے ممکن فیض

پہنچائے اور یہ مقصد فنِ طب اور حفظانِ صحت کے قواعد کی پابندیوں اور بقائے صحت و زوالِ مرض کی موشگافیوں سے بہت زیادہ وابستہ ہے اور دورِ اسلام کا زمانۂ ترقی کبھی یہ ثابت نہیں کرتا کہ مشاہیرِ اسلام کے ماہرانِ فن کبھی اِس گھمنڈ اور غرور اور تبختر کا شکار ہوئے ہوں کہ ہم اس فن کے مالک ہیں، اِس فن کی ترقی ہمارے مبلغ نظر دائرے میں محدود ہے، اور گویا اِس فن کے متعلق اب حجت تمام ہو چکی ہے +

دوستو ! مجھے آپ سے دوستانہ شکوہ ہے کہ آپ کیوں اِس تنگنائے تنگ خیالی میں پھنسے ہوئے ہیں اور آپ کا مکالمہ اور مناظرہ کس لئے مجادلہ اور مخاصمہ کے سانچہ میں ڈھل جاتا ہے۔ کیا فنِ طب دین و ایمان ہے ؟ کیا انسانوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے اگر کوئی جدید اکتشاف رہنمائی کرے تو اُس پر کاربند ہونا جرم ہے ؟ اور کیا قدمائے اِس فن کے متعلق کوئی خاص تحدید اور تخصیص کا فتویٰ دیدیا ہے ؟

ایک طرف تو یہ افراط ہے اور دوسری طرف یہ تفریط کہ طب قدیم کا ایک ایک لفظ مشتبہ نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور گویا کہ وہ اوہام باطلہ کا ایک سفینۂ بیکار ہے +

دوستو ! بلا شُبہ فنِ طب کے مختلف شُعبے ہمارے دسترس سے نکل چکے ہیں اور جس طرح ہم پہلے کسی اپنے پُر درد افسانوں میں یہ ضرورت ظاہر کر چکے ہیں کہ موجودہ نصاب تعلیم کی کتابوں سے ہمیں اپنی پیاس بُجھتی نظر نہیں آتی اس لئے ذرا سطح سے نیچے اُترنے کی ضرورت ہے اور ہمارا فرض ہے کہ انسانوں کی جان کے معاملہ میں حوصلے زیادہ بلند کر دیے جائیں۔ اس لیے میں اُن احباب کی خدمت میں بھی عرض کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس فن کا دائرہ اِتنا محدود نہیں ہے اور میں مشورہ دیتا ہوں کہ اتنی بدگمانی نہ فرمائی جائے بلکہ معلومات کی تحدید میں اپنے قصور علم کو بھی کچھ حصہ دیا جائے +

دوستو ! میں نہایت صفائی کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ علامہ فارابی کی کتاب مَفاتِیحُ الحکمۃ جو بڑے نقد طلب طریقہ پر ہمارے ایک دوست کے ہاتھ لگی ہے اُس میں کیمیائے قدیم کے اُصول کہیں وضاحت سے اور کہیں اسرار

وغیرہ کے طور پر بیان کیے گئے ہیں وہ ابتداءً یہی بحث آغاز کرتے ہیں کہ حرارت کے مدارج کا توازن کیا جائے۔ نباتات کے اجزاء لطیفہ زیادہ حرارت سے اُڑ جاتے ہیں اور گویا وہ مٹی بن جاتے ہیں حیوانی چیزوں کو اتنی حرارت دی جانی چاہیے اور معدنی اشیاء میں حرارت کے درجات یوں ہونے چاہییں۔ وغیرہ وغیرہ۔ پھر وہ لکڑی میں سیماب بھر کر تھرمامیٹر کے متخیلہ کو ظاہر کرتے ہیں کہ درجات حرارت کا پتہ چل سکے۔ اور اسی طرح کیمیائے تجزی اور تحلیل و تصعید کے لامتناہی رازو رموز کا انکشاف کرتے ہیں اور اس سے زیادہ حیرت اور استعجاب میں ڈال دینے والی بات یہ ہے کہ ایک جگہ ریڈیم کا تخیل ہمارے دامن خیال کو یک بہ یک اپنی طرف کھینچ لیتا ہے مثلاً وہ کہتے ہیں کہ فلاں ترکیب سے جو بطور اسرار مصطلحات خاص میں لکھی گئی ہے سیماب کو ایک چینی کے پیالے پر پوت کر جما دیا جائے اور اس درجہ کی حرارت شمس میں اتنے دن تک رکھا جائے تو اس میں یہ خاصہ پیدا ہو جاتا ہے کہ اگر اس پیالے کو تاریک ترین مقام میں رکھدیا جائے گا تو اس کی شعاعیں اتنے فاصلہ تک نہایت روشن کرنوں کی طرح جگمگا اُٹھیں گی اور ضیا گستر ہونے کے علاوہ اُن کی حرارت اتنی دور تک پھیل جائے گی اور ان سے بہت سی بیماریوں کا علاج ممکن ہے ✦

دوستو، میری عقل دنگ ہوگئی دیر تک میں سمجھا کہ اس مبحث کو میں نہیں سمجھتا مگر میرے رفیق نے کہا یہ صنعت سے شعاعوں کے بند کرنے کا طریقہ ہے اور عام نہ ہونے کی وجہ سے تعجب انگیز ہے ورنہ حکماء نے کیا کچھ نہیں کیا ؟

اسی طرح مجھے تیسری صدی کے ایک نامور حکیم کی تصنیف میں یہ ملا یطیر کالطیر حیث یشاؤ کیا طیارہ میں اس تخیل کے ماوراء کوئی اور بات ہے ✦

دوستو! ایک طرف تنگ خیالی ہے اور ایک طرف کوتاہ نظری۔ ہم اس مدوجزر کے تموج میں بُری طرح پھنس گئے ہیں۔ احباب پر اشارۃً اور کنایۃً طعن و تشنیع کے نشتر و پیکان سے حملہ آوری و نبرد آزمائی ہو رہی ہے اور اس مقصد کو کہ ایک انسان کی جان بچانے یا بنی نوع کو حقیقی فائدہ پہنچانے کے لیے ہمارے فرائض کس قدر لامحدود ہونے چاہئیں اس سے ہم غافل ہیں ✦

میں اپنے دوستوں سے بادب التجا کرتا ہوں کہ ایک تو دَعْ مَا کَدِرَ اور خُذْ مَا صَفَا ہمارا اصلی زاویہ خیال اور عندیہ ہونا چاہیے اور خوب جانچ پرتال کے بعد مفید چیزوں کو اختیار کرنے میں نہیں جھجکنا چاہیے اور دوسرے ہمارے اُن دوستوں کو جو طب قدیم کو اوہام باطلہ کے سمندر میں ڈبو رہے ہیں قدماء کے ذخائر سے اول فائدہ اُٹھانا چاہیے تاکہ اِن روشنی کے میناروں سے شاہراہ منزل کا پتہ لگ سکے۔ اور وہ جہاز جو گرداب میں بہت دنوں سے آچکا ہے ڈوبنے سے بچ جائے +

اِس کے بعد اپنے مسیح جاں نواز کو مشورہ دیتا ہوں کہ ہمیشہ اُس کا نقطۂ نظر یہ شعر ہونا چاہیے ؎

اگر اختلاف اُن میں باہمد گر تھا
خلاف آشتی سے خوش آیند تر تھا

کالے آدمی کو گورا بنانا

اگرچہ یہ مسلم ہے کہ جلد کی رنگت دراصل موسمی تغیرات کا نتیجہ ہوا کرتی ہے۔ لیکن ہم ہندوستانیوں کے بہت سے تمدنی و سیاسی مساعی آزادی کے لیے یہ زبردست سدِ راہ ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اِس دقت کا اب خاتمہ ہوتا نظر آرہا ہے۔ اور اب وہ زمانہ دور نہیں جبکہ کالے آدمیوں کا ہندوستان "سفید آدمیوں کا فردوس بریں" بن جائے گا۔

برازیل کے ایک نوجوان محقق نے حال ہی میں ایک نیا طریقہ ایجاد کیا ہے۔ جس سے ایک سیاہ آدمی بآسانی گورا بنایا جاسکتا ہے +

ایک آلہ لیمپ کے مانند ہوتا ہے جس سے کسی ایک ہاتھ یا ایک پیر کا تھوڑا سا خون نکال لیا جاتا ہے۔ جو مسلسل ربڑ کی نلکیوں میں گذارا جاتا ہے۔ جہاں اس میں گرمی پہونچائی جاتی ہے یا کوئی مصل (سیرم) اس میں شامل کیا جاتا ہے +

رنگ تبدیل کرنیکا یہ طریقہ پہلے پہل چوہوں پر تجربتہً کیا گیا تھا جنہیں پندرہ روز کے بعد رنگت بدل گئی تھی۔ اب سنا جاتا ہے کہ وہ اس حیرت انگیز اختراع کا حبشیوں پر تجربہ کر رہا ہے جنکی رنگت کی تبدیلی ایک مہینہ کے اندر اُمید کی جاتی ہے +

(ماخوذ رسالہ صحت و مسرت کلکتہ) مترجم اطہر حسن۔ متعلم طبیہ کالج دہلی

علم کیمیا[1] کی تاریخ

علم کیمیا اُن قدیم علوم میں سے ہے جنکی تاریخ تاریک زمانہ سے شروع ہوتی ہے جبکہ اہل مصر۔ یونان اور روما تمام دُنیا کے امام اور رہبر تھے۔ اور آفتاب فضل و کمال انہی ممالک سے طلوع ہوا کرتا تھا۔ اور یہیں سے علم و عرفان کی روشنی دوسرے ممالک تک پہونچتی تھی +

لیکن اس امر میں اختلاف ہے کہ کون شخص سب سے پہلے علم کیمیا میں مشغول ہوا۔ یا یہ کہ سب سے پہلے یہ علم کہاں تھا۔ لیکن بقول عبدالحمید احمد مصری اس میں کچھ شک نہیں کہ علم کیمیا کو دُنیا میں اہل مصر نے پھیلایا ہے + چنانچہ لفظ کیمیا خود اس کا شاہد ہے۔ بعض مورخین کا قول ہے کہ کیمیا ایسے لفظ سے مشتق ہے جس کے معنے "زمین سیاہ" کے ہیں۔ اور پہلے مصر کا نام بھی زمین سیاہ (ارض سوداء) تھا لیکن دوسرے مورخین کا قول ہے کہ کیمیا ایک ایسے لفظ سے نکلا ہے جس کے معنے راز اور پوشیدگی کے ہیں۔ چنانچہ مصر کے پرانے کاہن (فال گو) اور مندروں کے پجاری مندروں کے اندر چھپ کر رازداری سے کیمیا کے اعمال میں مشغول رہا کرتے تھے +

جب عربوں نے مصر کو فتح کیا۔ اور ان میں باہمی تعلقات استوار ہو گئے۔ تو اس علم کو اہل مصر سے حاصل کر کے اس میں اضافے کیے۔ پھر اندلس اور جنوب فرانس کو فتح کرنے کے بعد علم کیمیا کو یورپ کے مغربی حصہ میں پھیلایا +

اہل عرب سے انکی نسلوں اور دوسرے لوگوں نے سیکھا۔ اور ملک کے اس حصہ میں پھیلایا۔ پھر اہل مغرب نے ان سے حاصل کر کے اس علم میں اس قدر اضافے کیے۔ اور تنقیح و تہذیب کے بعد اسے اس قدر آراستہ کیا کہ آج اس کی یہ شاندار صورت پیدا ہو گئی کہ بڑی بڑی سلطنتوں کا سب سے بڑا محبوب یہی علم ہے +

---

[1] اقتباس از اقوال علامہ عبدالحمید احمد مصری +

یہ ظاہر ہے کہ کوئی شئی ایک حال پر ہمیشہ قایم نہیں رہتی ہے۔ اس قاعدہ سے علم کیمیا بھی الگ نہیں۔ اس کے لئے بھی مختلف زمانے اور مختلف دور آتے رہے ہیں۔ اور ہر ایک زمانہ میں خیالات اور رائیں الگ الگ رہی ہیں۔ اسی وجہ سے مؤرخین اس علم کی تاریخ کے چار دور قایم کرتے ہیں۔ اور ہر ایک دور کا ایک نام رکھتے ہیں۔ جس سے اُس زمانہ کے بڑے مسلمہ کا پتہ چلتا ہے +

علم کیمیا کا پہلا دَور

اس دور کو دَورُ العناصِر والمعادن کہتے ہیں۔ کیونکہ اس دور کے علماء کے مباحث و مسائل اور ان کے خیالات چار چیزوں کے گرد گھوما کرتے تھے۔ جن کا نام انھوں نے عناصر اربعہ رکھا تھا۔ وہ چار چیزیں یہ ہیں۔ مٹی۔ پانی۔ ہوا اور آگ۔ ان کے متعلق ان کا عقیدہ تھا کہ دُنیا کی ساری چیزیں اسی سے بنی ہوئی ہیں۔ نیز انکا یہ بھی عقیدہ تھا کہ تمام معادن یعنی دھاتیں پارہ اور گندھک کی مختلف مقداروں سے مرکب ہیں۔ اسی وجہ سے یہ اس امر کے بھی قائل تھے کہ گندھک اور پارہ کی مقداریں کم و بیش کرکے ایک دھات کو دوسری دھات میں تبدیل کرنا بھی ممکن ہے۔ یہ لوگ عرصہ دراز تک اس ناکام سعی میں رہے کہ حجر الفلاسفہ بنانا چاہئے۔ جس کی مَدد سے لوہا اور تانبہ چاندی اور سونا بن سکے گا حتی کہ بعض لوگوں نے علم کیمیا کے معنے ہی یہی بتائے ہیں کہ اس علم سے سونا بنایا جاتا ہے۔ اور اِس روشنی کے زمانہ میں بھی بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ علم کیمیا سے فی الواقع سونا بنایا جا سکتا ہے۔ اور ماہر کیمیا داں سونا چاندی بنانے کی قدرت رکھتا ہے + بہر حال حقیقت امر خواہ کچھ ہی ہو۔ مگر جہاں تک پتہ چلا ہے اب تک سونا چاندی کا بننا اصلی طور پر ثابت نہیں ہوا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:-

اَعیَا الفَلَاسِفَۃَ المَاضِینَ فِی الحِقَبِ

گذشتہ زمانہ کے فلاسفہ مدتوں سونا بنانے کی کوشش میں رہے

اَنْ یَصْنَعُوْا ذَہَبًا اِلَّا مِنَ الذَّہَبِ

مگر آخر تھک کر رہ گئے۔ اور بغیر سونا ملائے سونا نہ بنا سکے

اَوْ یَصْنَعُوْا فِضَّۃً بَیْضَاءَ خَالِصَۃً

اسی طرح اُنہوں نے سفید اور خالص چاندی بنانے کی کوشش کی

اِلَّا مِنَ الْفِضَّۃِ الْمَعْرُوْفَۃِ النَّسَبِ

مگر اس میں بھی اُسی طرح ناکام رہے۔ اور بغیر چاندی ملائے چاندی نہ بنا سکے

فَقُلْ لِطَالِبِھَا مِنْ غَیْرِ مَعْدَنِھَا

پس اُس شخص کو بتا دو جو اُسے اپنے طور پر بنانا چاہتا ہو

ضَیَّعْتَ عُمْرَکَ فِی التَّنْکِیْدِ وَالتَّعَبِ

کہ "تو نے اپنی عمر فضول تکان و پریشانی میں ضائع کی"

لیکن اس زمانہ میں بھی اس وقت یہ بحث چھڑی ہوئی ہے کہ ایک مادہ دوسرے مادے میں مستحیل ہو سکتا ہے یا نہیں۔ مگر فیصلہ اب تک نہیں ہوا۔ ہاں بعض اُمور سے ہلکی سی جھلک ضرور ملتی ہے جس سے قدماء کے بعض عقائد کی کسی قدر تائید ہوتی ہے۔

اس دور کا ایک نادر اور عجیب تذکرہ یہ بھی ہے کہ اس زمانہ کے علماء اکسیر الحیات کے کھوج میں تھے۔ اور انکا عقیدہ تھا کہ اکسیر الحیات ایسی نادر چیز ہے کہ اگر کوئی شخص اسے ذرا سا بھی کھالے۔ تو وہ صدیوں جیتا رہے گا۔ اور اُس کی صحت ارفع و اعلیٰ رہیگی۔ بعض لوگوں نے اسپر ہی قناعت نہ کی۔ بلکہ وہ اس کے بھی قائل ہیں۔ کہ نوح علیہ السلام جو نو سو سال تک تقریباً جیتے رہے تو اسکا راز بھی یہی تھا کہ اُنہوں نے اکسیر تناول فرمایا تھا۔

انکا ایک عجیب عقیدہ یہ بھی تھا کہ کوئی ایسی چیز بھی ہو سکتی ہے جس سے ہر قسم کا مادہ پگھل جائے (مذیب عام) لیکن اگر ایسا ہوتا تو غالباً جس ظرف میں وہ رکھا جاتا۔ وہ بھی پگھل جاتا۔ اور اسکی حفاظت محال ہو جاتی لیکن ان باتوں کے ہوتے ہوئے بھی یہ ہرگز نہیں کیا جا سکتا کہ تمام انکی تحقیقیں برباد گئیں۔ بلکہ اسی تگ و دو میں بہت سے کیمیائی مواد تیار ہوئے جو ابتک مشہور ہیں۔ اور دنیا کی علم سے آنکے احسانات فراموش نہیں کئے جا سکتے۔ وہ کانچ کا بنانا ورق کا بنانا اور رنگوں کا استعمال کرنا جانتے تھے۔ اسکے علاوہ اور بھی چند چیزیں بنایا

ہمارے ملک میں دائیوں کی قابلِ رحم حیثیت

آپ کو اس دردانگیز حقیقت سے انکار نہ ہوگا کہ ہمارے ملک کی ہزاروں عورتیں وضع حمل کے وقت قربان ہو جاتی ہیں۔ سیکڑوں عورتیں اُس بخار کا نشانہ بنتی ہیں۔ جو ایام نفاس میں نمودار ہوتا ہے (حمی نفاسیہ) اور جان لیکر ٹلتا ہے۔ نسلیں روز بروز کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔ ہزاروں بچے جاہل دائیوں کے ہاتھ میں بلکتے بلکتے مرجاتے ہیں۔ اور مادرِ مہربان بیقراری و ناتوانی میں ٹکٹکی باندھے اپنے لال کو آخری سانس لیتے ہوئے دیکھتی رہتی اور جگر میں لازوال ناسور بنا لیتی ہے۔ اس تباہی کے ذمہ دار کیا عورتیں ہو سکتی ہیں۔ جنکو ہمنے کوئی اختیار نہیں دیا ہے۔ اس بربادی کا الزام کیا ناتواں صنفِ نازک پر عائد ہو سکتا ہے۔ جنکو ہمنے چہار دیواری کی بند لونڈیاں بنا رکھی ہیں؟ کون نہیں جانتا کہ اس خدائی کھیتی کے اجاڑنے والے مرد اور محض مرد ہیں۔ عورتیں مردوں کے سہارے جیتی ہیں۔ مردوں ہی کو سارے اختیارات حاصل ہیں۔ مردوں ہی کا فرض ہے کہ وہ اس قسم کی ضرورتوں کو مہیا کریں۔ اور اس ملکی کمی کو ہر ممکن سعی سے پورا کریں۔ کیا ظلم ہے کہ ہمارے علاقہ میں دائیوں کا کام دھوبنیں اور محض جاہل دھوبنیں انجام دیتی ہیں۔ ایسے نازک اور خطرناک وقت میں مرد اپنی بے گناہ عورتوں کو ان جاہل عورتوں کے ہاتھ میں دیکر قضا و قدر کے کرشمے دیکھتے رہتے ہیں۔ اور اس کے سوا ان سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ وہ نہیں سمجھتے کہ اس گناہ میں ان مردوں کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔

اگر وہ جانتے ہیں کہ انکے علاقہ کی دایہ جاہل ہے تو انکا فرض ہے کہ اس ضرورت کو محسوس کرکے کوئی باقاعدہ دایہ کا انتظام کریں۔ اور ایک علاقہ کے چند معزز لوگ ملکر کسی دایہ کی تعلیم کا انتظام کریں۔ اور اُسے وظیفہ دیکر کسی باقاعدہ درسگاہ میں تعلیم کیلیے بھیجیں۔ مرد اپنی عورتوں اور پارۂ جگر کو دم توڑتا دیکھتے ہیں۔ مگر انکی رگِ حمیت میں کبھی یہ جنبش نہیں پیدا ہوتی کہ آخر اسکا سدباب کیا ہے۔ رونے والے یہ نہیں جانتے کہ ان کا رونا اس طرح بند نہیں ہوگا۔ اس تدبیر سے بچے یتیم ہونے

سے نہیں بچ سکیں گے۔ اس گریہ وزاری سے عورتیں زندہ ہو کر اپنے نوزائیدہ بچے کو سینہ سے نہیں لگا سکیں گی۔ اس کی کچھ اور ہی تدبیر ہے۔

خدا پناہ دے! ہماری جاہل دائیاں مجسم ناپاکی و غلاظت ہوتی ہیں۔ ان کے جسم اور ان کے کپڑے بے شمار گندگیوں اور لاکھوں جراثیم کی فوج اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ پھر انھیں یہ کسی استاد نے بتایا ہی نہیں کہ صفائی کس چڑیے کا نام ہے۔ اور یہ نازک عمل کس قدر قواعد تطہیر کا محتاج ہے۔ خود ان کے کپڑوں سے ایسی بو آتی ہے کہ ذرا دیر اگر سانس لیا جائے۔ تو جزوالتی کی ضرورت نہ رہے۔ ان موت کے ٹھیکہ داروں کو اسقدر بھی علم نہیں کہ اس حالت میں ایسے نازک اعضاء کیلئے کس قسم کے صاف کپڑے کے استعمال کی ضرورت ہے۔ گندہ سے گندہ کپڑا جو انہیں مل جائے اسی کو ہزار بار اور ہر جگہ استعمال کرتی چلی جاتی ہے۔ اور اگر کوئی بدقسمت انھیں سمجھانے کی کوشش کرے۔ تو یہ ہوشیار دائیاں اپنی مہارت کے سامنے کسی کی بات تک نہیں سنتی ہیں۔ انجام یہ ہوتا ہے کہ ان ناپاک کپڑوں کے باعث عورتوں کے زخمی رحم میں سمیت نفوذ کر جاتی ہے۔ اور بیشمار جانیں مرض کزاز (جھوا۔ جھوگا) سے تلف ہو جاتی ہیں۔ یہ دائیاں حقیقت میں دائیاں نہیں ہیں۔ بلکہ ملک الموت کو ہر جگہ دعوت دیتی پھرتی ہیں۔ خدا ہمارے حال پر رحم کرے کہ ہم ان سے بچنے کی کوئی تدبیر کر سکیں۔ جب یہ خود مجسمہ ناپاکی ہوتی ہیں تو یہ ظاہر ہے کہ زچہ اور بچہ کو کسقدر صاف رکھنے پر انہیں قدرت ہوگی۔ اے معصوموں کے سرپرست مردو! خدا کے واسطے اپنی کمزور و ناتواں عورتوں اور بے زبان معصوم بچوں پر رحم کھاؤ۔ تم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو اور موت سے بچنے کی کوئی حرکت نہیں کرتے۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارا رونا تمہیں اس عذاب سے نجات نہیں دلا سکتا۔ تمکو نہیں معلوم ہے کہ ان جاہل دائیوں کے بڑھے ہوئے ناخن جنکو یہ اپنی نادانی سے چھوٹا نہیں کراتی ہیں۔ ایک شمشیر موت ہے۔ جسکی ادنیٰ جنبش سے اندام نہانی کے اندر خراش۔ اور خراش سے گندگی۔ اور گندگی سے سمیت تمام بدن اور روح میں پھیل سکتی ہے۔ اور چند روز میں یہ سمیت تمہارے گھر کے چراغ کو گل کر سکتی ہے۔ پس غور کرو اور سوچو۔ ان زہریلے ناخنوں سے بچنے کی تدبیر کرو۔ ورنہ کتنے گھر محض دائیوں کی چشم عنایت سے بے چراغ ہو چکے ہیں۔ اور ابھی تک روز انکی تعداد کم نہیں ہوتی ہے۔

از حکیم چھجو سنگھ شرما۔ نابھہ

حمل توأم

اور کیفیت استقرار حمل

(۲)

(از لمحات ومنافع الاعضاء)

حیض و طمث

حیض جسکو ایام ماہواری بھی کہتے ہیں۔ عورتوں کے بالغ و جوان ہونے کی سب سے بڑی علامت ہے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے حیض کے نمودار ہونے میں اتفاقاً تاخیر ہو جائے۔ تو یہ ضروری نہیں ہے کہ عورت کو بالغ و جوان نہ سمجھا جائے۔ اور ایسی عورت کو حمل بھی قرار نہ پائے اور جوانی کے دوسرے آثار بھی حیض کے نمودار نہ ہونے کے باعث پوشیدہ رہیں۔ چنانچہ بعض عورتوں میں دیکھا گیا ہے کہ باوجود حیض نہ ہونے کے پوری جوان ہیں۔ جوانی اور بلوغ کی ساری علامتیں پائی جاتی ہیں۔ اور اولاد بھی برابر ہو رہی ہے۔

میرے ایک دوست نے ایک عجیب سچا واقعہ بتایا۔ جس سے اس خیال کی تائید ہوتی ہے کہ ایک عورت کو ابتداء عمر سے اب تک ایام نہیں آئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ بالکل تندرست ہے۔ اور کئی بچے ہو چکے ہیں۔ معتدل ممالک میں حیض علی العموم لڑکیوں کو چودھویں پندرھویں سال ظاہر ہوتا ہے اور سرد ممالک میں سولہ سترہ سال کے بعد۔ مگر گرم ممالک (مثلاً ہندوستان) میں بارہ سال کی عمر میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ گرم ممالک میں بعض اوقات دس گیارہ سال کی عمر ہی میں لڑکیاں بالغ ہو جاتی ہیں۔ اور انہیں ایام آنے لگتے ہیں۔ ایسے نادر اتفاقات کی وجہ زیادہ تر عیش و آرام اور شادی کی عجلت ہے۔ جو اعضائے خاص میں شوہر کی رفاقت کے باعث قبل از وقت ہیجان و تحریک پیدا کرتی ہے۔ اور اعضائے تولید و تناسل اس ہیجان سے متاثر ہو کر جلد اپنے وظائف انجام دینے لگتے ہیں۔ عورت کے حالات۔ اس کی صحت اور اس کے اعضاء جب تک اچھے رہتے

میں حیض برابر جاری رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورت جس قدر تنومند اور قوی ہوگی۔ اسی قدر زیادہ مدت تک اس کی اولاد ہوتی رہیگی + مگر علی العموم ۴۵ سے ۵۰ برس کی عمر تک ایام بند ہوجاتے ہیں۔ جب ایام بند ہوجاتے ہیں۔ تو اس بڑھاپے کی عمر کو جو سراسر ناامیدی کا زمانہ ہوتا ہے ایام یاس کہا جاتا ہے (یاس۔ ناامیدی) کیونکہ اب اولاد سے قطعی ناامیدی ہوجاتی ہے +

ایک مؤلف نے لکھا ہے کہ فرانس کی عورتوں میں ۴۰۔ ۴۵ سال تک۔ ہندوستان میں ۳۰۔ ۳۵ سال تک اور سرد ممالک میں ۵۰۔ ۵۵ سال تک حیض بند ہوجاتا ہے۔ مگر ہندوستان کے متعلق یہ رائے اکثریت کے لحاظ سے غلط معلوم ہوتی ہے +

حیض کے دورے علی العموم قمری مہینوں کے ساتھ چلتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عورتیں کو چاند کی تاریخیں خوب یاد رہتی ہیں + حیض تین دن سے اکثر چھ دن تک جاری رہتا ہے۔ اور گاہے سات آٹھ روز تک بھی چلا جاتا ہے۔ اور ایک حیض سے دوسرے حیض تک تقریباً تین ہفتے کا وقفہ ہوتا ہے۔ اور گاہے ایک ماہ سے زیادہ ہوجاتا ہے +

ایام ماہواری حمل کے زمانہ میں اور دودھ پلانے کے اکثر حصے میں غائب ہوتے ہیں + لیکن گاہے کچھ عرصہ تک ان دونوں حالات میں بھی جاری رہتے ہیں۔ اس خون کی مقدار جو ہر حیض میں خارج ہوتا ہے تقریباً ۸ تولہ سے ۴۰ تولہ تک ہوتی ہے لیکن اگر اس کی مقدار اس سے بھی زیادہ ہوجائے۔ تو وہ حیض نہیں ہے۔ بلکہ اُسے استحاضہ یا رحم کا نزف سمجھنا چاہئے + حیض کا خون کہاں سے اور کس طرح خارج ہوتا ہے اس کی صورت اس طرح واقع ہوتی ہے کہ ایام حیض میں طبعی طور پر رحم کی اندرونی سطح (غشاء مخاطی) کی رگیں خون سے پُر ہو کر پھٹ جاتی ہیں۔ اور ہر ماہ یہی دستور جاری ہوتا ہے +

ایام حیض کے عوارض | حیض کے دنوں میں علی العموم کمر کے اندر درد اور ٹانگوں میں تکان معلوم ہوتا ہے۔ شکم میں بوجھ ہوتا ہے۔ چھاتیاں کسی قدر بڑھ جاتی ہیں۔ چہرہ کے خط و خال میں کچھ تغیرات پیدا ہوجاتے ہیں۔ جنہیں سمجھدار عورتیں دیکھکر معلوم کرلیتی ہے۔ گاہے ہونٹوں پر دانے سے نکل آتے ہیں۔ عورت سست رہتی

ہے۔ یا اسکا مزاج اندنوں تیز تر اور جوشیلا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف عورتوں میں کمی وبیشی کے ساتھ مختلف علامتیں ظاہر یا غائب ہوتی ہیں۔ بعض اوقات کسی مرض یا سردی۔ یا خوف کے باعث حیض میں دیر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بعض اوقات بے اولاد عورت میں جسے اولاد کی آرزو ہر ماہ رہا کرتی ہے حیض کے ظہور میں دو چار روز کی تاخیر ہو جاتی ہے۔ اور ہر ماہ اس کی امید بندھتی اور ٹوٹتی رہتی ہے ٭

حیض کا خون ایام ماہواری کے اندر ابتداء میں خون کی بجائے گلابی رنگ کی بلغمی رطوبت خارج ہوا کرتی ہے۔ اس کے بعد خالص خون آنے لگتا ہے۔ پھر آخر میں خون کا رنگ پھیکا ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ سرخی بالکل غائب ہو جاتی ہے۔ حیض کے خون میں اول تو وہ خون ہوتا ہے جو رحم کی اندرونی سطح کی عروق سے مترشح ہوتا ہے۔ دوئم اس کے اندر وہ بلغمی رطوبتیں بھی ہوتی ہیں۔ جو رحم۔ مہبل (عنق الرحم) اور دیگر آس پاس کی سطحوں سے مترشح ہوتی ہیں۔ انہی رطوبتوں کے مخلوط ہونے کی وجہ سے حیض کا خون دوسرے خونوں کی طرح نہیں جمتا۔ اور چونکہ یہ رطوبتیں علی العموم ترش ہوتی ہیں۔ اسلئے خون کے نہ جمنے کی اصلی وجہ یہی رطوبتیں ہوتی ہیں۔ نہ یہ کہ خون میں جمنے والا مادہ (لیفین۔ فائبرین) کم ہوتا ہے۔ جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ حیض کے خون میں خون کے دانے طبعی طور پر ہوتے ہیں۔ یعنی ان میں ان دانوں کے لحاظ سے کوئی کمی نہیں ہوتی ٭

حیض کا تعلق خصیۃ الرحم سے یہ تجربہ اور مشاہدہ سے صحیح ثابت ہوا ہے کہ خصیۃ الرحم کے نکال لینے سے حیض کا جریان بھی بند ہو جاتا ہے۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ حیض کے دنوں میں خصیۃ الرحم کے وہ آبلے ٹوٹا کرتے ہیں۔ جنکے اندر عورتوں کا بیضہ ہوتا ہے۔ چنانچہ مجربین کا قول ہے کہ ایک عورت حیض کے ابتدائی زمانہ میں۔ یا حیض کے جاری ہونے سے پہلے مر گئی۔ اور اسکی لاش چیری گئی۔ تو اسکے خصیۃ الرحم میں ٹوٹے ہوئے آبلہ کا تازہ نشان پایا گیا۔ اسی طرح ایک عورت میں دیکھا گیا جو کہ حیض کے ختم ہونیکے بعد مری تھی کہ اُسکے خصیۃ الرحم میں ٹوٹے ہوئے آبلے کا پرانا نشان موجود ہے جس سے بطور نتیجے کے یہ سمجھا گیا کہ حیض کے تحریک کے زمانہ میں خصیۃ الرحم کے دانے ٹوٹا کرتے ہیں۔ اسیطرح یہ نشانات اُن مردہ لڑکیوں میں بالکل نہیں پائے جاتے جو جوانی سے پہلے مر جاتی ہیں۔ اور نہ اُن بوڑھی عورتوں میں جو حیض بند ہونیکے بہت بعد مرتی ہیں ٭ (باقی دارد)

فن جراحت

(۶)

علم الجراثیم

جراثیم کی شناخت کے طریقے

(۱) خوردبینی امتحان (آلۂ مجہر کی وساطت سے) جسم مریض سے مواد موذیہ لیکر اُسے خوردبین سے دیکھا جاتا ہے۔ یا پہلے مریض کا مواد لیکر اس کی مصنوعی کاشت کسی مناسب غذا میں اوگائی جاتی ہے۔ اور جب اکیں جراثیم متعلقہ کی افزائش ونشوونما ہو جاتی ہے۔ تو انہیں خوردبین (مجہر) میں دیکھکر شناخت کی کوشش کی جاتی ہے۔

جراثیم کو خوردبین میں دیکھنے کے واسطے یہ چیزیں ضروری ہیں

(۱) ۱/۱۲ قیراط طاقت کا عدسہ (محدب الطرفین شیشہ) جسے ایک قسم کے غلیظ مگر شفاف روغن (روغن دیودار) کی وساطت سے استعمال کرتے ہیں (یعنی پہلے شفاف کانچ پر جراثیم کو مخصوص طریقے سے رکھدیا جاتا ہے۔ پھر اُس کانچ پر روغن کا ایک قطرہ رکھ دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد عدسہ (کلاں نما شیشہ) سے جراثیم کا مشاہدہ آسان ہوتا ہے۔ روغن کی وساطت سے روشنی کی پھیلی ہوئی شعاعیں یکجائی طور پر مجتمع ہو جاتی ہیں۔ اور جراثیم کی شکل صاف نظر آنے لگتی ہے)

انتباہ۔ اس مضمون کے لئے عملی طور سے پہلے خردبین کے مختلف حصص واجزا کا جاننا ضروری ہے۔ اس کا مفصل بیان آئندہ مناسب موقعہ پر آئے گا۔

۲۔ خردبین کے اُس مسطح تختہ کو جس پر کانچ کا ٹکڑا (جسپر جراثیم کی ایک تہ پھیلا دی جاتی ہے) رکھا جاتا ہے۔ درجہ کہتے ہیں۔ اس کے وسط میں

۱۔ قوت معظمہ۔ میگنی فائنگ پاور	۳۔ روغن دیودار۔ سیڈر آئل۔
۲۔ عدسہ۔ لنز۔	۴۔ درجہ۔ اسٹیج

ایک گول چوڑا سوراخ ہوتا ہے۔ جس کے اندر روشنی نیچے سے آتی ہے اور کارنچ کو روشن رکھتی ہے مگر چونکہ روشنی کی شعاعیں اکثر بکھری اور پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ نہایت باریک اجسام (جراثیم) کے مشاہدہ کے لئے پھیلی ہوئی روشنی کو اکٹھا کرنا ضروری ہوتا ہے ورنہ اشکال جراثیم کثرت روشنی کی وجہ سے صاف نظر نہیں آئینگی اور ان کے اجسام پھیلے ہوئے نظر آئیں گے۔ لہذا درجہ (تختۂ نظر) کے نیچے کی طرف ایک خود بخود کھلنے بند ہونے والا پردہ سا لگایا جاتا ہے۔ جسکو درجۂ تحتانی[1] کہا جاتا ہے اور جو روشنی کو اکٹھا کرتا ہے (جامع النور) اس پردہ کے درمیانی چھید کو ایک پیچ کے ذریعہ چھوٹا بڑا کر کے کارنچ پر آنے والی روشنی کو حسب ضرورت گھٹایا بڑھایا جاتا ہے۔ تاکہ بخوبی نظر آسکے۔

مواد مرض یا رطوبت کو امتحان جراثیم کے لئے اکثر مخصوص ترکیبوں اور مخصوص رنگوں سے رنگ دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ جراثیم بغیر رنگے ہوئے بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ مگر موخر الذکر حالت میں رطوبت کو نقطۂ معلقہ یا قطرۂ آویزاں[2] کی صورت میں ایک خاص ترکیب سے کارنچ پر رکھا جاتا ہے اور پھر مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ قطرۂ آویزاں کی وساطت سے دوران مشاہدہ میں جراثیم موجودہ کی شکل و شباہت۔ جثہ۔ اُن کی نظم و ترتیب۔ بذر کی موجودگی یا غیر موجودگی نقل و حرکت وغیرہ خصوصیات کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ جراثیمی کاشت کے دیکھنے کے لئے "قطرۂ آویزاں" کی ترکیب سے مشاہدہ کرنا نہایت ضروری اور اہم ہے۔ اور اس ترکیب کو ہمیشہ کام میں لانا چاہیئے۔

جراثیم کو مخصوص رنگوں سے رنگ کر دیکھنے کی ترکیب۔ یہ خصوصاً رطوبات وافرازات موذیہ پیپ وغیرہ کے دیکھنے کے لئے قابل اعتماد و وثوق ذریعہ ہے (قطرۂ آویزاں والا طریقۂ امتحان ایسی رطوبات کے لئے چنداں موزوں اور قابل اعتماد نہیں)۔

ترکیب عمل (۱) پہلے رطوبت یا مواد کی ایک رقیق سی تہ شفاف کارنچ کے

[1] درجہ تحتانی۔ سب اسٹیج۔ | [2] قطرۂ آویزاں یا نقطۂ معلقہ ہینگنگ ڈراپ

ایک ٹکڑے پر یا مدور باریک کانچ پر پھیلائی جائے (۲) اس تہ[3] کو خشک ہو جانے دو اور پھر کانچ کو چراغ بے دود کے شعلہ میں دو تین مرتبہ گذار کر رطوبت خشک کی پپڑی کو شیشہ پر "قایم" ہو جانے دو (۳) اب اس تہ کو مخصوص ترکیب سے رنگ دو۔

(انتباہ) مختلف اقسام کے جراثیم خاص خاص رنگ قبول کرتے ہیں۔ اور ان کے رنگنے کی مخصوص ترکیبیں ہیں (جو عملیات علم الجراثیم سے تعلق رکھتی ہیں) جو ایک قسم کو دوسری نوع سے ممتاز کرنے میں کام میں لائی جاتی ہیں۔

جراثیم رنگنے کی ترکیبیں متعدد ہیں۔ جن میں سے تین مخصوص ہیں جو حسب ذیل ہیں:۔

(۱) سادہ اقسام کے رنگ۔ مثلاً فشین سرخ جس میں حامض قطرانی ملایا گیا ہو (کاربال فکسن) (سرخ) کبریتین قطرانی (کاربال تھایونین) (نیلا) زرقت خمرین (میتھی لین بلو) (نیلا) وغیرہ۔

یہ رنگ تمام قسم کے جراثیم پر اثر رکھتے ہیں۔ اور جراثیم کے علاوہ رطوبات مرضیہ کے اندر کے کریات اور ان کے نواتات وغیرہ کو بھی رنگ دیتے ہیں۔ ان رنگوں کی وساطت سے جراثیم کی موجودگی عیاں ہو کر ان کی شکل و شباہت وغیرہ کی تمیز بخوبی ہو سکتی ہے۔

(۲) دوسرا[5] طریقہ جراثیم رنگنے کا۔ شیشہ (صفیحہ مجہریہ جس پر رطوبت یا مواد کی تہ ترکیب مندرجہ بالا سے جمائی گئی ہے) کو مرکب ذیل میں تین سے پانچ

---

[5] یہ طریقہ طریقہ جرام کے نام سے مشہور ہے۔

[1] مجہر / خوردبین } مائکراسکوپ۔

[2] صفیحہ مجہریہ / لوح زجاج } اسلائڈ۔

[3] تہ / پپڑی } فلم

[4] تثبیت / جمانا } فکس۔

[6] فشین سرخ } فکسین (زی نیبن ریڈ)

[7] کاربال فکسین۔ فشین سرخ قطرانی۔

[8] کاربال تھایونین۔ کبریتین قطرانی

[8] میتھی لین بلو۔ زرقت خمرین

[9] [illegible] میوکلیس

[10] صفیحہ مجہریہ۔ اسلائڈ۔

دقیقہ[1] تک ڈبو کر رکھا جائے ٭

بنفسج الجنطیانا[2] کا محلول الکحولی ۱۰ حصہ ٭

حامض قطرانی[3] کا سیال آبی جو حامض مذکور ۱ حصہ پانی ۲۰ حصہ سے تیار کیا گیا ہو ٭ ۹۰ حصہ ٭

پھر شیشہ کی تہ پر دو تین دقیقہ تک مرکب ذیل ڈالکر رکھا جائے ٭

بنفشین[4]۔ ۱ حصہ
تخاریہ بنفش[5] آمیز۔ ۲ حصہ
آب[6] مقطر مطہر۔ ۲۰۰ حصہ

بالآخر شیشہ کی تہ کو الکحول[7] سے دھویا جائے حتیٰ کہ اُس کے آشوب میں کوئی رنگت کا اثر نہ باقی رہے ٭

اس ترکیب کی دلچسپ اہمیت کو بخوبی سمجھنا چاہئے۔ وہ یہ ہے کہ اس عمل کے بعد بعض قسم کے جراثیم پر تو رنگ قایم نہیں رہتا۔ مگر بعض مخصوص قسم کے جراثیم پر رنگت قایم رہتی ہے اور ان کا رنگ نہیں اُڑتا۔ پس اس طرح سے فوراً ان اقسام کے مابین تفریق ہو سکتی ہے۔ اور یہ تحقیق ہو سکتا ہے۔ کہ یہ فلاں قسم کے جراثیم ہیں۔ اور فلاں کے نہیں ٭

جو جراثیم اس خاص ترکیب سے رنگت کو قبول کر لیتے ہیں وہ جراثیم مثبت[8] ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں ٭

کرویات[9] عنقودیہ۔ کرویات[10] عقدیہ صدیدیہ۔ کرویات[11] ذات الریہ۔ کرویات[12] دقیقہ

[1] دقیقہ۔ منٹ

[2] بنفسج الجنطیانا۔ جنشین وایولیٹ۔

[3] حامض قطرانی۔ کاربولک ایسڈ۔

[4] بنفشین۔ آیوڈین۔

[5] تخاریہ بنفش آمیز۔ پوٹاش آیوڈائڈ

[6] آب مقطر۔ ڈسٹلڈ واٹر۔

[7] الکحول۔ الکوہال۔

[8] جراثیم مثبت۔ گرام پازیٹو۔

[9] کرویات عنقودیہ۔ اسٹے فیلوکاکائی

[10] کرویات عقدیہ صدیدیہ۔ اسٹرپٹوکاکائی پایوجے نس۔

[11] کرویات ذات الریہ۔ نیموکوکس

[12] کرویات دقیقہ ثمانیہ۔ مائکروکوکس ٹٹراجے نس۔

ثلاثیہ۔ عصی کزاز۔ عصی جمرہ خبیثہ۔ عصی دران۔ عصی جذام۔ عصی خناق وبائی۔ شعر مفتول یا شعرات مفتولہ جن سے مرض "فطرت شعاعیہ" ہوتا ہے۔

اور جو اس ترکیب سے رنگ کو قبول نہیں کرتے ہیں (جراثیم منفی) وہ یہ ہیں:۔

کرویہ سوزاک۔ کرویہ سرسام غشائی۔ کرویات دقیقہ حمی مالطا۔ عصی قولونی۔ عصی سراجیہ عصی حمی مطبقہ معویہ۔ عصی الف عنزہ۔ عصی قرحہ رخوہ۔ عصی قیحی ازرق۔ شریطیہ ہیضہ۔ حلزونیہ حمی راجعہ۔ شعریہ حلزونیہ آبلہ فرنگ (جراثیم آتشک)۔

تیسرا طریقہ جراثیم رنگنے کا۔ شیشہ کی تہ پر پہلے کسی تیز سادہ رنگ (مثلاً تیلین سرخ قنطرانی۔ کاربال فکسن) کا عمل کئی گھنٹوں تک مسلسل جاری رکھا جائے یا اُس رنگ کو گرم کرکے شیشہ کی تہ پر ڈالا جائے تو تہ جلد رنگ کو جذب وقبول کرے گی۔ پھر شیشہ کو ۲۰ یا ۲۵ فیصدی طاقت کے محلول تیزاب گندھک میں ڈبو کر ۵ سے ۱۰ دقیقہ تک رکھا جائے۔ اس تیزاب کے اثر سے تمام کریات رطوبت اور بیشتر جراثیم سے رنگ منحل ہو کر زائل ہو جائے گا۔ مگر چند مخصوص جراثیم رنگ کو بدستور قایم رکھیں گے۔

۱۔ عصی کزاز۔ بیسی لس ٹےٹےنس۔

۲۔ عصی جمرہ خبیثہ۔ بیسی لس انتھرکس۔

۳۔ عصی دران۔ بیسی لس ٹیوبرکل۔

۴۔ عصی جذام۔ بیسی لس لپروسی۔

۵۔ عصی خناق وبائی۔ بیسی لس ڈفتھرک۔

۶۔ شعر مفتول۔ اسٹرپٹو تھرکس۔

۷۔ شعرات مفتولہ۔ اسٹرپٹو تھریسز۔

۸۔ فطرت شعاعیہ۔ ایکٹی نومائی کوسس

۹۔ جراثیم منفی۔ گرام نیگےٹو۔

۱۰۔ کرویہ سوزاک۔ گانوکاکس

۱۱۔ کرویہ سرسام غشائی۔ مےننگوکاکس

۱۲۔ کرویات دقیقہ حمی مالطا۔ مائکروکاکس مےلی ٹنسس۔

۱۳۔ عصی قولونی۔ بیسی لس کالائی۔

۱۴۔ عصی اسراجہ۔ بیسی لس گلینڈرس۔

۱۵۔ عصی حمی معویہ۔ بیسی لس ٹائی فائڈ۔

۱۶۔ عصی الف العنزہ۔ بیسی لس انفلوئنزا

۱۷۔ عصی قرحہ رخوہ۔ بیسی لس سافٹ سور

۱۸۔ عصی قیحی ازرق۔ بیسی لس پایوجینس۔

۱۹۔ شریطیہ ہیضہ۔ وبریو کالرا۔

۲۰۔ حلزونیہ حمی راجعہ۔ اسپائرلم ریلیپ سنگ فیور۔

۲۱۔ شعریہ حلزونیہ آتشک۔ اسپائروکیٹی سفلس۔

۵۔ طریقہ زہیل نلسن۔

اور ان کی رنگت تیزاب گندھک کے عمل پر حاوی رہکر زائل نہ ہوگی۔ ان جراثیم کو مُتمسّکہ بالحمض کہہ سکتے ہیں +

بعض اوقات بجائے محلول تیزاب گندھک میں ڈبونے کے شیشہ کی تہ کو الکحول میں ڈبو کر رکھا جاتا ہے۔ اس طرح الکحول میں ڈبانے کے بعد بھی جن جراثیم کا رنگ قایم رہے ان کو متمسکہ بالکحول کہتے ہیں +

امراض انسانیہ میں جو جراثیم متمسکہ بالحمض پائے جاتے ہیں۔ اُن میں سے بعض اہم اقسام یہ ہیں: عصی درن۔ عصی جذام۔ عصی رشحات نفلہ۔ بعض شعرات مفتولہ ان میں سے دو پہلی قسم کے جراثیم متمسکہ الکحولیہ بھی ہیں +

1. متمسکہ بالحمض۔ ایسڈ فاسٹ
2. متمسکہ بالکحول۔ الکحل فاسٹ۔
3. عصی درن۔ بیسی لس ٹیوبرکیولوسس
4. عصی جذام۔ بیسی لس لیپروسی۔
5. شعرات مفتولہ۔ اسپرو چیٹس۔
6. عصی رشحات قلفہ۔ اس مگ مابیسی لس

رطوبات بدن

صفرا۔ یہ صفرا چوبیس گھنٹے میں جگر کے اندر تقریباً ایک سیر سے سوا سیر تک پیدا ہو کر آنتوں پر گرتا ہے +

رطوبت معدہ کا جس سے غذا معدہ میں منہضم ہوتی ہے چوبیس گھنٹے میں تقریباً ۴ سے ۵ سیر تک پیدا ہوتی اور پھر کیلوس کے ساتھ جذب ہو جاتی ہے +

لعاب دھن۔ یعنی تھوک چوبیس گھنٹے میں تقریباً ۱ سیر سے دو سیر تک پیدا ہوتا ہے +

قارورہ۔ چوبیس گھنٹے میں تقریباً پونے دو سیر پیدا ہوتا ہے +

خون کی مقدار تقریباً بدن کے آٹھویں یا دسویں حصے کے برابر ہوتی ہے +

اطہر حسن بہاری

علمی شکوک

(از حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب سند یافتہ مدرسہ طبیہ آصفیہ بھوپال)

قرشی۔ طب قدیم میں اِک معتبر اور ممتاز حیثیت رکھتا ہے، اس کی شرح جو قانونِ شیخ کی طرح محتاج تعارف نہیں، نہایت بیش قیمت، اور بلند پایہ خیال کی جاتی ہے، اس کا نام مختلف فیہ مسائل میں وہی وقعت رکھتا ہے، جو کسی مسکت اور منطقی دلیل کی ہو سکتی ہے۔ اس لئے میرے لئے سخت دشوار ہے، یہ امر، کہ جمود و تغافل اور حق ناشناسی کے بادل چھٹ جانے سے پہلے، میں اس آسودۂ فنا ہستی کے کسی تجربے، یا کسی نظریے کے خلاف آواز بلند کرنے کی جسارت کروں"

لیکن لذتِ تحقیق کا جذبۂ سوزاں میرے سینہ میں مصروفِ کار ہے، اور تحفظ علم کے حلاوت زا حیات دل و دماغ میں موجزن"

بدیں وجہ یہ نہیں ہو سکتا کہ احساسِ بیداری کی غیر متوقع دولت حاصل ہونے تک، میں خاموشی سے اپنے جذبات کا خون کرتا رہوں" +

جبکہ میرے اُصولِ کار کی بُنیاد صداقت اور محض صداقت کے مضبوط اور غیر متحرک، پتھر پر قایم ہے، تو کوئی وجہ نہیں کہ میں اُن اربابِ دنیا کی ہوس پرستی سے سہم جاؤں، جن کے بغیر تکمیلِ زندگی دشوار ہے +

میں تو کہوں گا اور ضرور کہوں گا، کہ قرشی کی یہ حکایت جسکو ذیل میں حوالۂ قلم کیا جاتا ہے (نعوذ باللہ) بالکل مصنوعی ہے +

حکایت، قرشی لکھتا ہے، میرے داہنے پیر میں خُراج ہوا، جسکو شگاف دینے کے بعد، میں نے سہل لیا، ضعیف تھا طاقت نہ تھی کہ بغیر کسی امداد کے پاخانے جا سکتا، کوئی معاون بھی موجود نہ تھا، ناچار طبیعت کے خلاف ضبط کرنا پڑا +

معتمد علیہ کے حاضر ہونے پر قصد کیا، کہ پاخانہ جاؤں، مگر یہ دیکھکر تعجب ہوا کہ وہ فراق جو اسہال کے بعد ادا راستے میں خوش خرامی کر رہے تھے، جگر کی طرف چڑھتے

محسوس ہوئے۔ پھر جگر کے بالائی حصہ تک پہونچکر درگ کی جانب متوجہ ہوئے اور وہاں سے زخم پر پہونچ گئے"۔

تھوڑی ہی دیر میں براز، خراج کے راستے خارج ہوتا نظر آیا۔ رفتہ رفتہ یہ حالت قایم ہوگئی، حتی کہ جو نقوع پیتا، اسی طرح نکل جاتا، جب طبعی راستہ سے تبرز کرنے کی کوشش کرتا، تو نہایت تھوڑا اور سخت فضلہ کے علاوہ کچھ نہ نکلتا۔

مجھے خوف ہوا کہ مبادا اخراج براز کا طبعی راستہ مقرر ہو جائے، اس لئے علاج شروع کیا، پیر کو اونچے تکیہ پر رکھا، حقنوں کا بہ کثرت استعمال کیا، یہ چارہ کار ایک مہینہ میں کامیاب ہوا، یعنی میں اچھا ہو گیا۔

میں حیران ہوں، یہ تمام کارروائی کس اُصول کے ماتحت ہوئی، جگر اور امعأ کے درمیان عروق ماساریقا کے سوا اور کوئی علاقہ ایسا نہیں، جس سے آنتوں کا ثفل جگر میں آسکے، نہیں کہا جاسکتا کہ یہ نہایت غلیظ مادہ کس طرح ماساریقا کی تنگ و تاریک، مسافت طے کرسکا۔

اور پھر جگر میں جہاں کوئی جوف نام کو نہیں، کیونکر اپنے چکر کو تمام کرسکا!!

اُمید ہے، کہ ماہرانِ، تشریحِ قدیم و جدید، میرے **اشتباہ** کو مرتفع کرنے کی سعی فرمائیں گے۔

تشریحی معلومات یہاں قطعی درماندہ ہیں کہ اس حقیقت سوز داستان کی کسی طرح تاویل کی جائے۔ اور کسی امکانی دلیل سے اس کے استحالہ اور خرق عادت کو باطل کیا جاسکے۔ یہ حیرت انگیز حکایت اس قدر مضحکہ خیز ہے کہ اسکے سنتے ہی شرم سے آنکھیں بند ہوجاتی ہیں۔

مدیر

الیتماس:۔ معاونین المسیح سے استدعا ہے کہ خطوط میں اپنی خریداری کا شمارہ ضرور لکھدیا کریں۔ جو نام کے ساتھ چٹ پر قلمی لکھا ہوا ہوتا ہے نمبر شمار جو چھپا ہوا ہے یہ خریداروں کا شمارہ نہیں ہے۔

ناظم

تشخیص

(از حکیم محمد عبد الواحد صاحب ناظم)

امراض معدہ

(۲)

المسیح ماہ فروری میں اُن امراض کی تشخیص لکھی گئی تھی۔ جو معدہ کی ساخت سے متعلق ہیں۔ اس مرتبہ اُن امراض کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو اگرچہ امراض معدہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ لیکن وہ درحقیقت ہر صورت میں معدہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ بعض حالتوں میں دیگر اعضاء کی مشارکت سے ظہور میں آتے ہیں +

غثیان۔ تہوع۔ قے

غثیان یعنی متلی وہ حالت ہے۔ جو قے یا تہوع سے پیشتر ہوتی ہے۔ یہ قے کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ اور تہوع اُس حرکت کا نام ہے۔ جو قے کے مانند ہوتی ہے۔ لیکن اس میں کوئی شے باہر نہیں نکلتی۔ قے میں کھائی ہوئی غذا۔ پانی یا کسی دوسری قسم کی رطوبتیں خارج ہوتی ہیں +

غثیان یا قے دراصل خود کوئی مرض نہیں ہے۔ بلکہ یہ دوسرے امراض کی ایک علامت ہوتی ہے۔ چنانچہ معدہ و امعاء یا جگر۔ گردے۔ دماغ۔ نخاع یا رحم کی بیماریوں میں اور بعض بخاروں میں قے آتی ہیں +

قے کس طرح آتی ہیں؟ معدہ عصبی ریشوں کے ذریعہ دیگر اعضاء سے تعلق رکھتا ہے اور قے کا مرکز مبداء النخاع کا ایک حصہ ہے۔ مبدأ النخاع کے اس حصے اور معدہ کے درمیان عصبی ریشوں کے ذریعہ تعلق ہے۔ جب خراب غذا یا رطوبت کی وجہ سے معدہ متاذی ہوتا ہے۔ تو اس کا اثر مبدأ النخاع کے اُس حصے پر پہونچتا ہے۔ جو کہ قے کا مرکز ہے۔ یا خراب خون یا دیگر وجہ سے اس مرکزی حصے میں خراش ہوتی ہے۔ جس سے حرکت معکوسہ پیدا ہو کر معدہ کی دیواریں منقبض ہوتی ہیں۔ اور نیز عضلات شکم اور حجاب حاجز میں انقباض پیدا ہوتا ہے۔ اور جو شے معدہ کے اندر ہوتی ہے وہ خارج ہو جاتی ہے

قے یا تو اُن اسباب سے پیدا ہوتی ہے جن کا اثر خاص معدہ پر پڑتا ہے۔ مثلاً غراب غذا۔ گرم پانی۔ معدہ میں جمع خون۔ معدہ کی غشاء مخاطی کی سوزش۔ قرحہ معدہ۔ سرطان معدہ۔ استرخاء معدہ ٭

اور یا قے کا سبب دیگر اعضا کے امراض ہوتے ہیں۔ مثلاً ورم امعاء۔ دردِ شکم دردِ گردہ۔ دردِ جگر۔ ورم باریطون۔ صغر کبد۔ ہزال کبد۔ اور رحم اور خصیۃ الرحم اور دیگر اعضا کے امراض ٭

یا قے اُن اسباب سے آتی ہے۔ جن کا اثر دماغ پر پڑتا ہے۔ مثلاً ورم غشیۂ دماغ۔ ورم دماغ۔ سلعۂ دماغ۔ سکتہ اور اختناق الرحم ٭

جسم میں خراب خون کے دورہ کرنے سے بھی قے آتی ہیں۔ جیسا کہ تسمم بولی[1] یا جیسے ہیضہ اور متعدی بخاروں میں ہوتا ہے یا نل اخضر[2] اور ایتھر[3] سونگھنے کے وقت قے آتی ہیں ٭

معدنی سمیات مثلاً سنکھیا۔ مرکہ اور سیماب وغیرہ کے خون میں سرایت کرنے سے بھی قے آتی ہیں ٭

قے کے متعلق جن باتوں کی واقفیت ضروری ہے۔ وہ یہ ہیں۔ مریض سے اسکے متعلق استفسار کر کے مرض کی تشخیص کرنی چاہئے ٭

قے کس وقت ہوتی ہے؟ غذا کے ساتھ قے کا کیا تعلق ہے۔ قے کے بعد مریض کو آرام ملتا ہے۔ یا تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ قے کی تعداد۔ قے کے وقت مادہ معدہ سے بسہولت خارج ہوتا ہے یا بدقت۔ قے سے پیشتر متلی ہوتی ہے یا نہیں؟ قے کے ذریعہ خارج شدہ فضلہ کی کیفیت کیا ہے؟

قے کی رنگت ملاحظہ کر کے اور قے کا مزہ اور بو مریض سے دریافت کر کے تشخیص کریں۔ جب امعاء میں کوئی زبردست سدہ پڑ جاتا ہے۔ تو آخری درجے میں ایسا مادہ خارج ہوتا ہے۔ کہ اس سے براز کی بو آتی ہے۔ اُن امراض گردہ میں جن میں تسمم بولی کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ قے سے پیشاب کی بو آتی ہے۔ بعض امراض جگر و معدہ

[1] یوری میا۔
[2] نل اخضر۔ کلوروفارم۔
[3] اثیر۔ ایتھر۔

میں تے کے ساتھ صفرا کی رنگت کا تلخ پانی خارج ہوتا ہے۔ متعدی بخار۔ مثلاً زرد بخار، چیچک کی خراب قسم اور حمی مطبقہ سرائندہ (حمی ہذیانیہ[1]) میں قے کے ہمراہ خون ملا ہوا نکلتا ہے۔ جب جگر کا دنبل معدہ میں پھوٹ پڑتا ہے تو قے کے ہمراہ پیپ خارج ہوتی ہے+

جب دماغ کو صدمہ پہونچنے یا کسی دماغی بیماری کی وجہ سے قے ہوتی ہے۔ تو مریض کو چت لٹانے سے افاقہ ہو جاتا ہے۔ اور قے سے پیشتر متلی نہیں ہوتی اور مادہ بآسانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور قے آچکنے کے بعد چنداں ضعف بھی محسوس نہیں ہوتا اور مرض سے افاقہ بھی نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے برخلاف جب خاص معدہ سے قے آتی ہے۔ اس میں اول جی متلاتا ہے۔ اور پھر قے آتی ہیں۔ اور قے آچکنے کے بعد افاقہ معلوم ہونے لگتا ہے۔ اور کسی قدر کمزوری محسوس ہوتی ہے+

قے الدم (خون کی قے) یہ بھی قے کے مانند دیگر امراض کی ایک علامت ہے اور قی الدم مندرجہ ذیل اسباب سے ہوتی ہے+

(۱) امراض معدہ مثلاً سرطان۔ قروح۔ اجتماع خون رغشائے مخاطی کی سوزش اور امراض جگر کے سبب سے خون کی قے آتی ہیں+

(۲) مختلف قسم کے زہر مثلاً سنکھیا۔ نورین[2] اور تیزابوں کے جسم میں داخل ہو جانے اور تیز متعدی بخاروں مثلاً چیچک۔ خسرہ اور زرد بخار کے زہر کے جسم میں سرایت کر جانے سے بھی خون کی قے آنے لگتی ہیں+

(۳) امراض عامہ مثلاً مزاج نزفی[3]۔ قلت الدم+

(۴) اختناق الرحم۔ صرع اور عام استرخا میں بھی خون کی قے آتی ہیں۔

قے الدم کی تشخیص کرتے وقت اس بات پر بھی غور کر لینا چاہئے کہ بعض مرتبہ ایسا اتفاق ہوتا ہے۔ کہ منہ۔ ناک۔ حلق یا مری سے معدہ میں خون گرتا ہے اور وہ پھر بذریعہ قے خارج ہو جاتا ہے۔ اگر اس پر اچھی طرح غور نہ کیا جائے۔ تو غلطی سے معدہ ہی کا خون سمجھا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض دفعہ شیر خوار بچہ پستانوں سے

---

[1] حمی ہذیانیہ۔ ٹائی فس فیور۔
[2] نورین۔ فاسفورس۔
[3] وہ مزاج جو جریان خون کے لئے زیادہ آمادہ ہو۔

دودھ کے ہمراہ خون چوس لیتا ہے۔ جو کہ پستان کے زخم سے نکلتا ہے۔ اور پھر اس کو قے کر دیتا ہے۔ گاہے سرخ رنگ کی شراب یا چائے پینے یا کسی دوسری رنگدار چیز کے کھانے سے اگر قے ہو جائے تو اسکو غلطی سے خون کی قے سمجھا جاسکتا ہے لہٰذا حتی الامکان ایسی باتوں پر اچھی طرح غور و خوض کر لینا چاہیے ۔

قے الدم اور نفث الدم میں اگرچہ نمایاں فرق ہے۔ لیکن تاہم بعض وقت مغالطہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ان دونوں کے درمیان فرق معلوم کرنے کی غرض سے مندرجۂ ذیل امتیازی علامات کو ذہن نشین رکھنا چاہیے ۔

(۱) قے الدم میں خون بذریعہ خارج ہوتا ہے۔ اور نفث الدم میں کھانسی کے ساتھ یا تھوکنے سے خون خارج ہوتا ہے (۲) قے میں سرخ یا سیاہی مائل منجمد خون خارج ہوتا ہے۔ اور یہ خون نیلے کاغذ (ورق الشمس) کو سرخ کر دیتا ہے۔ لیکن نفث الدم میں کھانسی کے ساتھ جو خون خارج ہوتا ہے۔ وہ جھاگ دار اور صاف سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ اور اگر سرخ رنگ کا کاغذ (ورق الشمس) اس پر لگایا جائے۔ تو یہ کاغذ نیلا ہو جاتا ہے ۔

(۳) قی الدم کے بعد مریض کو سیاہ رنگ کا پاخانہ آتا ہے۔ اور عموماً اعضاء شکم میں سے کوئی عضو ماؤف ہوتا ہے۔ اور نفث الدم میں کچھ دنوں تک کھانسی کے ساتھ خون آتا رہتا ہے۔ اور سینہ کا معائنہ کرنے پر عموماً سینہ کا کوئی مرض معلوم ہوتا ہے۔ سینہ میں درد اور بے چینی کا احساس ہوتا ہے ۔

قے الدم میں سبب کے مطابق گاہے وجع ناخس (چبھنے والا درد) ہوتا ہے اور گاہے صرف جلن محسوس ہوتی ہے۔ کبھی خون شدت کی قے کے ساتھ خارج ہوتا ہے اور کبھی صرف اچھو کے ساتھ آتا ہے۔ کبھی رقیق اور کبھی غلیظ ہوتا ہے۔ کبھی جھاگدار اور غذا سے ملا ہوا۔ اور کبھی خالص ہوتا ہے۔ گاہے قے میں خارج ہونے والے خون کی مقدار قلیل ہوتی ہے۔ اور گاہے اس قدر کثیر ہوتی ہے کہ مریض کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے ۔

ط ورق الشمس۔ لٹمس پیپر ۔

عقاقیر ہند

اسگندھ

اسماء (سنسکرت) اَشوگندھا (بنگالی) اَشوگندھا (گجراتی) آسوندھ (تیلنگی) اَشوگندھی (تامل) اَشوگنڈی (انگریزی) ڈِنٹر چیری۔ (لاطینی) فائی سیلس سومنی فیرا۔ وتھانیا سومنی فیرا (ہندی۔ اُردو) اسگندھ۔ آکسن۔ اَکسنڈ۔ باج گند +

وجہ تسمیہ۔ اسگندھ کے اکثر نام اس کے سنسکرت نام "اَشوگندھا" سے بگاڑ کر بنائے گئے ہیں۔ اَشوگندھا دو لفظ "اَشو" اور "گندھا" سے مرکب ہے اَشو بمعنی اسپ یعنی گھوڑا۔ اور گندھا بمعنی بُو۔ چونکہ اس بوٹی سے گھوڑے کے مانند بُو آتی ہے۔ لہٰذا اس کا یہ نام رکھا گیا ہے +

تاریخ۔ اسگندھ آیورویدک کی قدیم دوا ہے۔ طب یونانی میں تقریباً ایک صدی یا اس سے کم و بیش زمانہ سے مستعمل ہے۔ اور اسگندھ کے نام سے نسخوں میں لکھی جاتی ہے۔ اگرچہ بعض اس کا نام بہمن بتری تجویز کرتے ہیں۔ ڈاکٹری میں یہ مستعمل نہیں ہے +

ماہیت۔ بازار میں اسگندھ کے نام سے سفید زردی مائل لکڑیاں ملتی ہیں جو ستاور کے مانند لیکن اس سے کسی قدر باریک اور ہموار ہوتی ہیں۔ یہ لکڑی اسگندھ بوٹی کی جڑیں ہوتی ہیں۔ جنکو کاٹ کر خشک کرکے رکھ لیتے ہیں۔ اور یہی جڑیں زیادہ تر دواءً مستعمل ہیں۔ اور اسگندھ کے نام سے یہی جڑیں نسخوں میں لکھی جاتی ہیں۔ اور بازار سے دستیاب ہوتی ہیں +

اسگندھ کا پودا ہندوستان کے ہر ایک حصے میں کم و بیش پیدا ہوتا ہے۔ پنجاب ممالک متحدہ۔ مضافات دہلی۔ راجپوتانہ اور دکھن میں بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ باغات اور خندقوں پر خودرو پیدا ہوتی ہے۔ پودا عموماً آدھ گز تک بلند دیکھا جاتا ہے۔ اگرچہ بعض مقامات پر اس کا ایک گز اور دو ڈھائی گز تک بلند ہونا بیان کیا جاتا ہے

اس کے پتے بانسہ کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ پھل کا رنگ یا پوپوٹن یا رس بھری کے مانند غلاف میں ہوتا ہے۔

اقسام۔ اس کے مقام پیدائش کے لحاظ سے دو قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) اسگندھ ناگوری (۲) اسگندھ دکھنی

بعض اطبا بہمن کو اسگندھ ولایتی کہتے ہیں۔

مزاج۔ گرم وخشک۔

افعال وخواص۔ مقوی اور محلل ہے۔ منی اور دودھ کو بڑھاتی ہے۔ قابض ہے کاسر ریاح اور مقوی معدہ ہے۔ معین حمل بھی بیان کیا جاتا ہے۔

استعمالات۔ مقوی اور محلل ہونے کی وجہ سے تقویت باہ۔ وجع مفاصل، ضیق النفس، کھانسی، تقویت باہ۔ تقویت رحم اور کمر کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ منی اور دودھ کو بڑھانے کی غرض سے اس کا سفوف بنا کر استعمال کرایا جاتا ہے۔ چونکہ اسمیں قوت تحلیل ہے۔ لہٰذا اس کی جڑ کو صندل کے مانند گھسکر اورام پر طلا کرتے ہیں۔ لیکن اس کے پتے اس بارے میں قوی الاثر ہیں۔ چنانچہ اس کے پتوں کو تیل سے چپڑ کر نیم گرم ورموں پر باندھتے ہیں یا پتوں کی بھجیا بنا کر باندھتے ہیں۔ بین فائدہ ظہور میں آتا ہے۔ اسگندھ کی جڑ گھسکر طلا کرنے سے ورم خصیہ بھی تحلیل ہوتا ہے۔ نیز اسی فائدہ کی غرض سے اس کے پتوں کو باندھ سکتے ہیں۔ وجع المفاصل میں پتوں کا نیم گرم باندھنا نہایت مفید ہے۔ حیض کو بند کرنے کے لئے ہموزن شکر سفید کے ہمراہ اس کا سفوف بنا کر بقدر ۱ تولہ روزانہ کھانا مفید ہے۔ اور اگر اسگندھ کی تازہ جڑ بقدر آدہ پاؤ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک گھڑیا پانی میں چار پہر تک تر رکھیں۔ اور پانی کی خواہش کے وقت یہی پانی پئیں۔ تین روز تک پینے سے خونی بواسیر بند ہو جائے گا۔

اسگندھ اور کنجد سیاہ کو باریک پیسکر ہموزن شہد خالص میں ملا کر روزانہ بقدر ایک تولہ ایک ماہ تک کھانے سے نسیان رفع ہو جاتا ہے۔ اور قوت حافظہ کو تقویت ہوتی ہے۔

استقرار حمل کے لیے بقدر ساڑھے ماشہ اس سے کم و بیش پیسکر شکر اور دودھ کے ہمراہ بانجھ عورت کو اکیس روز تک کھلائیں۔ بفضلہ حاملہ ہوگی۔ اسکو حکیم محمد اعظم خان صاحب رحیم

سے نے اپنے مجربات سے لکھا ہے +

علاوہ ازیں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ابتداء حیض سے اسگندھ کا سفوف بقدر سات ماشہ کھایا جائے اور دودھ چاول غذا رکھی جائے اور غسل کے بعد مقاربت کی جائے تو تعین حمل ہے +

چونکہ اسگندھ قابض ۔ محلل اور مقوی ہے۔ لہذا سختی پستان کے لیے اس کی جڑ کو گھسکر پستان پر لیپ کیا جاتا ہے۔ اور نیز انہیں افعال کی وجہ سے تقویت باہ و تقویت اعصاب کے لیے عضو خاص پر طلا کیا جاتا ہے۔ اور طلاء کے نسخوں میں ڈالا جاتا ہے +

مقدار خوراک ۔ دو ماشہ سے سات ماشہ تک ہے +

اسگندھ کے مرکبات ۔ اگرچہ اسگندھ بہت سے نسخوں میں داخل کی جاتی ہے جو کہ قرابادینوں میں درج ہیں ۔ لیکن ایسا کوئی خاص مرکب نہیں ہے جس میں جزو اعظم اسگندھ کو ہو +

حکیم محمد عبد الواحد ۔ ناظم

چیدہ نسخے

سفوف ہاضم۔ یہ سفوف تقویت ہاضمہ اور بھوک لگانے کے لیے بے نظیر ہے۔
نسخہ۔ امل بید تازہ لیکر اِس میں سوراخ کریں۔ اور اس کے اندر قرنفل۔ جائفل فلفل سیاہ۔ نانخواہ ہر ایک چھ ماشہ نمک طعام ایک تولہ۔ نمک لاہوری۔ نمک سیاہ۔ ہر ایک تین ماشہ باریک پیسکر اور ادرک دو تولہ کو ریزہ ریزہ کرکے بھر دیں۔ اور دھوپ میں رکھیں۔ ہر پانچ روز کے بعد اسکو لکڑی سے خوب ہلائیں۔ جب امل بید خشک ہو جائے تب تمام کو پیسکر سفوف بنالیں۔ اور ایک ماشہ دو ماشہ تک بعد از طعام کھائیں بدرقہ مناسبہ سے طحال میں بھی مفید ہے۔

محمد اکرم خان خریدار ۵۰۲

دوا جالہ دنا خونہ کے لیے راز سربستہ ہے۔ پھٹکری دو تولہ لیکر سونا مکھی ایک تولہ کے ہمراہ سرکہ میں پیسکر مٹی کے برتن میں ڈالیں۔ اور اسکو گھوڑے کی لید میں چالیس روز تک دفن رکھیں۔ اس کے بعد نکالکر سرمہ کی مانند باریک پیسکر رکھیں۔ اور روزانہ صبح و شام سلائی سے آنکھوں میں لگایا کریں۔

دوا طحال۔ تالاب کی کائی تین ماشہ۔ مرچ سیاہ چار عدد۔ تنباکو ایک ماشہ۔ تمبول کو پیسکر چنے برابر گولیاں بنائیں۔ بوقت صبح ایک گولی عرق گاؤزبان کے ہمراہ کھائیں۔

حب داد۔ مقل ازرق چار ماشہ۔ سفیدہ کاشغری چھ ماشہ۔ گندھک آملہ سار دو ماشہ مصطگی رومی چار ماشہ سب کو پیسکر پانی کے ہمراہ مخروطی شکل کی گولیاں بنائیں۔ بر وقت ضرورت پانی میں گھسکر داد پر لگائیں۔

(حکیم) محمد شوکت علی بریلی

مندرجہ ذیل نسخہ "بیاض مشائخ" کی قسط اول ہے۔ جو برائے اندراج المسیح ارسال ہیں۔
روغن سم الفار۔ سم الفار سفید چھ ماشہ۔ تخم۔ بکری کا دودھ دو سیر۔ دودھ کو نرم آنچ پر پکائیں۔ جب اُس میں جوش آجائے۔ سم الفار کو کوٹ چھان کر ڈالدیں جب دودھ تقریباً ڈیڑھ سیر باقی رہے۔ آگ سے نیچے اُتار کر اُس میں ضامن دیکر جمائیں۔

صبح کے وقت بلو کر مکھن نکالیں۔ یہ مکھن بقدر ایک خس دو سرے خالص مکھن میں ملاکر کھائیں۔ تین روز تک متواتر کھائیں۔ قوت باہ زیادہ ہوگی +

نسوار۔ نزلہ کے لیے سریع التاثیر ہے۔ عاقر قرحا۔ افیون۔ پیپل۔ قرنفل ہر ایک ایک ماشہ۔ تخم آڈیری تین ماشہ سب کو کوٹ چھان کر نسوار بنائیں۔ اور بروقت ضرورت کام میں لائیں +

تنبیہ۔ تخم آڈیری کیا چیز ہے ؟ (مدیر)

دوا۔ ضعف دماغ کے لیے مفید ہے۔ مغز بادام شیریں مقشر دو تولہ۔ مغز تخم بادرنگ۔ کشنیز ہر ایک ایک تولہ۔ تمام کو پیسکر شیرہ نکالیں اور مصری بقدر دو تولہ ملاکر گلاب ایک تولہ اضافہ کرکے پیئیں +

حب۔ کھانسی۔ نزلہ اور ضیق النفس کے لیے مفید ہے۔ غنچہ آکھ ناشگفتہ فلفل سیاہ اجوائن۔ زنجبیل ہر ایک ایک ڈکہ۔ قرنفل چوبیس عدد۔ قند سیاہ دو ڈکہ ادویہ کو کوٹ چھان کر گڑ ملاکر گولیاں بنائیں۔ خوراک دو تین گولی صبح و شام +

ڈکہ کیا وزن ہے ؟ (مدیر)

دواء۔ پھنسیوں اور کانچ نکلنے کے لیے مفید ہے۔ سفیدہ قلعی۔ گلنار۔ مادا۔ پھٹکری مساوی الوزن لیکر کوٹ چھان کر رکھیں۔ بروقت ضرورت مقعد کو روغن سے چرب کرکے دوائیں لگائیں +

مادا کیا چیز ہے ؟ (مدیر)

حب۔ عرق النساء کے لیے نہایت مفید ہے۔ صبر سقوطری۔ ہلیلہ زرد۔ سورنجان شیریں ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ سب کو باریک پیسکر پانی میں گوندھکر گولیاں بنائیں۔ تمام گولیاں ایک خوراک ہیں۔ آخر شب میں گرم پانی کے ہمراہ کھائیں +

حب سرخ۔ اسہال بند کرنے کے لئے مجرب ہے۔ شنگرف ایک ڈکہ۔ سہاگہ دو ڈکہ افیون ایک ماشہ۔ مصری تین ڈکہ۔ سب کو تین روز تک آب لیموں میں کھرل کریں۔ اس کے بقدر فلفل گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی سے چار گولی تک بر رائے طبیب +

دوا۔ بادفرنگ۔ جلدی زخموں۔ داد اور اعضاء کے درد کے لئے جو بادفرنگ

کی وجہ سے ہو مجرب ہے۔ کپاس کے پرانے درخت کی تازہ جڑ دو ٹکہ تا چار ٹکہ (موافق طبیعت وطاقت وعمر) لیکر ریزہ ریزہ کرکے رات کے وقت ایک پاؤ پانی میں بھگو کر رکھیں۔ صبح کے وقت نکالکر مٹی کی کونڈی میں ڈالکر خوب پیسیں۔ اس کے بعد وہ پانی جس میں پہلے سے بھگو رکھا تھا ڈال کر چھان کر رکھیں یہاں تک کہ آٹا تہ نشین ہو جائے۔ اس کے بعد نتھرا ہوا پانی لیکر پئیں۔ اس سے اسہال واستفراغ بہت ہوگا بادی۔ ترشی اور نمکین اشیاء سے پرہیز رکھیں۔ نان بے نمک گھی کے ہمراہ کھائیں۔ سات روز تک استعمال کریں۔ اور سات روز کے بعد چار روز تک پرہیز رکھیں +

کشتہ چاندی۔ برادہ چاندی ایک ٹکہ۔ مالکنگنی چھ ماشہ۔ افیون تین ماشہ۔ مصری ایک ٹکہ۔ برادہ چاندی کے علاوہ باقی کو باریک پیسکر ان میں نصف کو بوتہ میں ڈالیں۔ اور اس کے اوپر برادہ چاندی رکھکر باقی ماندہ نصف دوا اوپر سے ڈالکر بوتہ کو گل حکمت کرکے چار سیر جنگلی اوپلوں کی آگ دیں۔ چاندی شگفتہ ہوگی +

شیخ اللہ بچایو (سندھ)

درد دنداں کے لئے مجرب ہے۔ کریوزوٹ کو روئی کے پھاہہ میں لگا کر دانت میں لگا دیں۔ درد فوراً رفع ہو جائے گا۔ خواہ یہ درد دانتوں کے سڑنے کی وجہ سے ہو۔ اگر درد دو تین دانت میں ہو تو دانت کی جڑیں نشتر لگا کر اسکی ایک بوند لگائیں +

حکیم عبد السلام اسلم بنگلوری

اخبار طبیّہ

بہرے آنکھوں سے سُن سکتے ہیں

بہرے، گونگے، اندھے، اور اسی قسم کے فاقد الحس لوگوں کے علاج میں یورپ اور امریکہ کی ایک جماعت نہایت انہماک سے کام لے رہی ہے اور روزانہ جدید وسائل و ذرایع ایسے تلاش کیے جاتے ہیں، جو ایسے افراد کو دُنیا کی لذتوں سے بہرہ مند کر سکیں یا کم از کم سوسائٹی کو ان کے خرچ کے بار سے سبکدوش کر دیں۔

منجملہ دیگر وسائل کے ایک طریق علاج یہ بھی اختیار کیا گیا ہے کہ کھوئے ہوئے حاسہ کا کام موجودہ حواس سے لیا جائے۔ چنانچہ اس مسئلہ میں عجیب و غریب اکتشافات ہوئے ہیں۔

بہروں کی تعلیم کے لیے متعدد مدارس قایم کیے گئے ہیں اور نہایت کامیابی کے ساتھ ان کو تعلیم دی جا رہی ہے۔ ہم یہاں امریکہ کے ایک مدرسہ کا حال مختصراً بیان کرتے ہیں، جس سے معلوم ہوگا کہ بہرے لڑکوں کو کیونکر تعلیم دی جاتی ہے۔ اس مدرسہ میں سو لڑکے ہیں۔ جن کی عمر پانچ اور پندرہ سال کے درمیان ہے۔ ولادت سے لیکر اس وقت تک انھوں نے ایک لفظ بھی نہیں سنا تھا، اسی لئے وہ گونگے بھی تھے، لیکن اب یہ لڑکے نہایت صحت کے ساتھ تلفظ کرتے ہیں اور مشکل سے کسی کو تمیز ہو سکتی ہے کہ وہ بہرے ہیں۔ اور تمیز ہوتی ہے تو صرف اس وجہ سے کہ وہ بولنے والے کے ہونٹوں پر نظر جمائے رہتے ہیں۔ یعنی کان کا کام وہ اپنی آنکھوں سے لیتے ہیں۔

ان بچوں کو تعلیم دینے والی عورتیں ان کے ساتھ بالکل معمولی بچوں کی طرح گفتگو کرتی ہیں۔ لکھ کر یا اشاروں سے نہیں سمجھاتیں اور یہ اسلیے کیا جاتا ہے کہ ہونٹوں کی حرکت سے بات سمجھنے کی مشق کمال تک پہنچ جائے۔ معلمات کے فرائض میں یہ بھی ہے کہ وہ ان بہرے بچوں سے بالکل اسی آواز سے گفتگو کریں جس آواز سے دوسرے آدمیوں سے گفتگو کی جاتی ہے۔ معلمہ اپنا ہاتھ بچہ کے سینہ اور حنجرہ پر رکھکر سانس کے دباؤ سے آواز کا اتار چڑھاؤ سمجھاتی ہے اور بچہ کا ہاتھ اپنے سینہ اور حنجرہ پر رکھکر

اسے سمجھاتی ہے کہ اتنی بلند آواز کے لئے اس قدر تنفس کی ضرورت ہے۔ آہستہ آہستہ بہروں کی یہ مشق اس حد تک پہنچ جاتی ہے کہ وہ بالکل اسی طرح گفتگو کرنے لگتے ہیں جس طرح ایک کان والا آدمی ۔

چونکہ بعض حرف کے تلفظ میں زیادہ سانس خرچ ہوتی ہے اور بعض میں کم اور یہ باریک فرق سینہ کی حرکتِ تنفس سے نہیں سمجھایا جاسکتا۔ اس لیے میز پر ایک موم بتی جلائی جاتی ہے یا کوئی نازک پر رکھا جاتا ہے اور اس کے قریب منہ لیجا کر تلفظ کیا جاتا ہے۔ پھر اس تلفظ سے بتی کی لو یا پر کو جتنی جنبش ہوتی ہے اسی کو آواز کا معیار قرار دیا جاتا ہے اور بچہ بھی اُسی نسبت سے آواز نکالنے لگتا ہے۔ اسی طرح رفتہ رفتہ مخارج حروف بھی سمجھائے جاتے ہیں اور بہرہ صاف سمجھنے لگتا ہے کہ فلاں حرف کس مخرج سے نکلتا ہے ۔

الغرض قوت لامسہ و باصرہ کی مدد سے ایک معین مدت میں بہروں کو مشق کرا کے کام کا آدمی بنا دیا جاتا ہے اور وہ اچھی طرح لوگوں میں اختلاط کی زندگی بسر کر سکتے ہیں جس سے اُن کے خرچ کا بار سوسائٹی پر نہیں پڑتا اور وہ اپنے مصارف زندگی مختلف پیشوں سے حاصل کر لیتے ہیں ۔

نگار

رجعت شباب
و
تحفظ جوانی

ولایت کی تازہ ڈاک سے دنیا کے مشہور اور نامور محقق ڈاکٹر بوقاردی کے وارنا سے لندن وارد ہونے کی خبر پہونچی ہے۔ صاحب موصوف اُن چند محققین و ماہرین میں سے ایک ہیں جو تحفظ و رجعت شباب کے لیے ایک مخصوص طرز کے سلسلۂ عملیات جراحی کے ذریعہ علاج کر رہے ہیں۔ اِن کے بعض تازہ تجربات نے نامور اطباء کے حلقہ میں تہلکہ ڈال دیا ہے اور مختلف ممالک کے علما اِن اعمال کے مظاہرہ و مشاہدہ کے لیے اِنہیں دعوت دے رہے ہیں۔ لندن کے ایک اخبار کے نمائندہ سے دوران ملاقات میں محقق موصوف نے ظاہر کیا کہ اونکا لندن آنا بہ حیثیت ایک طبیب کے

ہے نہ کہ تبلیغ کی غرض سے اور سردست اونکا مقصد یہ ہے کہ اپنے مخصوص عملیات کے ذریعہ بعض مرض کا علاج کریں، لیکن اگر علمائے چاہیں گے تو وہ اپنے سلسلۂ علاج کے متعلق مظاہرے اور تقریریں بھی کرنے کو طیار ہیں'' جب اونسے پوچھا گیا کہ آپ کا اپنے علاج کے متعلق کیا دعوے ہے تو ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ ''مجھے کسی قسم کی اعجاز کاری کا ہرگز دعوے نہیں اور میں معجزات و کرامات نہیں دکھا سکتا مگر مناسب و منتخب مریضوں کو میں اس قابل بنا سکتا ہوں کہ وہ اپنی جوانی قایم رکھ سکیں اور عالم شباب کی قوتوں اور مسرتوں سے بخوبی بہرہ اندوز ہوں'' ڈاکٹر بوقادری نے یہ بھی فرمایا کہ وہ خود اور اونکے دیگر رفقاء اسی مقصد سے گذشتہ بیس سال سے حیوانات پر مختلف تجربات کرتے رہے ہیں، اور مردوں کا علاج وہ صرف تین سال اور عورتوں کا پانچ سال سے کر رہے ہیں +

اس عرصہ میں اُن تمام مریضوں میں جنکا علاج، مردوں کی حالت میں تبدل و انتقال غدد کے ذریعہ، اور عورتوں میں ایک مخصوص طریقہ سے شعاع رانت جینی (ایکس رے) کے ذریعہ (جس کی ترکیب ابھی تک ایک راز سربستہ رکھی گئی ہے) کیا گیا ہے ایک مریض بھی ایسا نہیں ہے جو شفایاب نہ ہو گیا ہو، اور یہ تمام مریض ابتک فوائد کثیر حاصل کر رہے ہیں۔ اس علاج نے ممکنات طب میں عجیب و غریب کایا پلٹ کر دی ہے، ڈھلی ہوئی خوبصورتی از سر نو حاصل ہو گئی اور جسمانی اور دماغی چستی کے ساتھ عام صحت میں ترقی اور قوی میں طاقت و تازگی دوبارہ عود کر آئی'' +

علامۂ موصوف نے یہ بھی ظاہر کیا کہ بہت کچھ مریض کی حالت پر منحصر ہوتا ہے۔ اگر اوسکے قوی بالکل مضمحل و ماندہ ہو چکے ہیں تو میں کچھ بھی نہیں کر سکتا، لیکن اگر اوسمیں عمل جراحی کی سکت اور قابلیت باقی ہے تو البتہ اوسمیں پانچ سے بیس سال تک کے لیے خصائص شباب کا تحفظ و قیام حاصل ہو سکتا ہے۔ زیادہ تر تو مریض کی مخصوص ذاتی حالت پر نتائج کا انحصار و دار و مدار ہے +

ڈاکٹر بوقادری جو عمل جراحی لندن میں کرنا چاہتے ہیں، ٹھیک اسی قسم کا عمل وہ حال ہی میں معزول شدہ قیصر جرمنی پر کر چکے ہیں +

(ڈاکٹر) محمد عثمان خاں۔ بڑوانی

چالیس سال کی گم شدہ بصارت کی واپسی

پھوٹی ہوئی آنکھ سے شیشہ کا ٹکڑا نکالا گیا

بیلفاسٹ واقعہ انگلستان میں حال ہی میں ایک عجیب و غریب عمل جراحی ایک مریض موسوم بہ مسٹر جان فلانی زان" کی آنکھ پر کیا گیا جس کا نتیجہ نہایت کامیاب حاصل ہوا۔ مریض مذکور کا بیان ہے کہ چالیس سال قبل اوسکی آنکھ ایک بوتل کے پھوٹنے سے زخمی ہو گئی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آنکھ کی بصارت بالکل جاتی رہی اور اب کچھ عرصہ سے اسقدر شدید درد نمودار ہوا کہ ایک نامور ماہر امراض چشم سے مشورہ کرنا پڑا۔ ماہر موصوف نے مریض کی آنکھ پر عمل جراحی کرکے ایک شیشہ کا ٹکڑا نکالا جو انگلستان کے سکہ تین پنی (قریب دو آنے) کے برابر تھا۔ اس عمل کے بعد آنکھ کی بصارت از سر نو حاصل ہو گئی ✣ (ایضاً)

جلسۂ سالانہ مدرسۂ طبیہ لکھنؤ

مدرسہ طبیہ لکھنؤ تین سال سے بسرپرستی اعلحضرت ہز ہائینس نواب صاحب بہادر والی ریاست رامپور دام ملکہم سے جاری ہے۔ حسب دستور اس کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد بتاریخ ۲۵ر فروری ۱۹۲۳ء بصدارت عالیجناب معلی القاب جناب نواب سید امجد علی صاحب امام باڑہ ناظم صاحب مرحوم میں بوقت سہ پہر منعقد ہوا۔ جلسہ میں شہر کے ہر طبقہ کے اصحاب خاصی تعداد میں تشریف فرما تھے۔ اولاً جناب صدر نے ضرورت طب اور اس کے فوائد کو مختصراً بیان فرمایا۔ اس کے بعد جائنٹ سکرٹری نے حاضرین جلسہ کو سالانہ روئداد سُنائی۔ اور آخر میں مدرسہ مذکور کو الہ آباد یونیورسٹی کے ساتھ ملحق کرنے کا خیال ظاہر کیا۔ روئداد کے ختم ہونے پر جناب صدر نے مندرجہ ذیل آٹھ کامیاب طلباء کو اسناد معہ انعامات عنایت فرمائے ✣

(۱) حکیم عبد الغنی صاحب چھپرہ۔ (۲) حکیم امداد الٰہی صاحب ضلع چمپارن
(۳) حکیم مظفر حسن صاحب غازیپور (۴) حکیم مشتاق علی صاحب کاکوری۔

(۵) حکیم امتیاز حسین صاحب ضلع مراد آباد (۶) حکیم رضی الدین صاحب ضلع فیض آباد

(۷) حکیم محمد عمر صاحب ضلع اعظم گڈھ (۸) حکیم عبد الحی صاحب ضلع اعظم گڈھ

ایک طالب علم کو تمغہ منجانب مدرسہ عنایت فرمایا۔ اور دو طالب علموں کو جناب حکیم سید مظفر حسین صاحب اور جناب حکیم سید محمد تقی عرف محسن صاحب نے تمغے عنایت فرمائے۔ اس کے بعد صاحب صدر کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جلسہ ختم ہوا +

جائنٹ سکرٹری مدرسہ طبیہ لکھنؤ

طبّی کانفرنس

حسب اعلان طبی کانفرنس کے جلسے ۱۶-۱۷-۱۸ مارچ سنہ ۲۳ء کو منعقد ہوئے جلسہ گاہ طبیہ کالج میں تھا۔ اور طبی نمائش دار الطلبہ کے منتدی (ہال) میں آراستہ کی گئی تھی۔ میر مجلس عالیجناب ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری تھے۔ جو پہلے اور تیسرے روز تشریف لا سکے۔ مگر دوسرے روز انکی بجائے عالیجناب پیرزادہ محمد حسین صاحب جوائنٹ سکرٹری طبیہ کالج دہلی صدر جلسہ منتخب ہوئے +

اس سال سب سے زیادہ نمایاں اور افسوس کی بات جو ہر زبان پر جاری تھی وہ یہ تھی کہ اطباء اور ویدٖ صاحبان بہت ہی قلیل تعداد میں تشریف لائے۔ اور جلسہ کی رونق اسقدر کم تھی کہ اگر یہی دور انحطاط جاری رہا۔ تو دو ایک ہی سال کے بعد طبی کانفرنس کو بیکار شئے مانکر اسے بند کرنا پڑے گا۔ اس تاثر میں حضرت مسیح الملک قبلہ بھی شریک ہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے آپ نے یہ تجویز پیش فرمائی کہ اگلے سال کانفرنس کو ایک خاص صورت میں شاندار بنائی جائے۔ اور اس کے لئے ایک خاص کوشش وقت کی جائے۔ اور دہلی میں جلسہ کرنے کی تحریک کی۔ مگر حضرات پنجاب نے باصرار لاہور میں اجلاس منعقد کرنے پر زور دیا + میں یہ تسلیم کرنے پہ مجبور ہوں کہ واقعی کانفرنس کو بار بار دہلی میں منعقد کرنا درست نہیں۔ اور اب لاہور کا استحقاق کافی ہے۔ مگر حضرت مسیح الملک کا مقصد جس خوبی اور سہولت سے دہلی میں حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ ہزار مساعی کے بعد بھی لاہور میں نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ اس سال کی ناکام کانفرنس سے لاہور میں اگلے سال یقیناً کامیابی زیادہ ہوگی۔ مگر خصوصی کانفرنس کی کامیابی بہت

کم متوقع ہو سکتی ہے۔ بہر حال حضراتِ پنجاب نے بہت بڑا بوجھ اپنے سر پر لیا ہے۔ خدا اس بوجھ کو ہلکا کرے۔ اور وہ ایک خصوصی کانفرنس کے انعقاد میں کامیاب ہو سکیں۔ جناب حکیم محمد شریف صاحب مدیر الحکیم اور جناب ڈاکٹر مرزا امام الدین صاحب صدر ادارت حامی الصحت نے کمر ہمت کس کر باندھی ہے۔ اور انہوں نے اپنی انتہائی مساعی کو وقف کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ کیا عجب ہے کہ وہ اسی مقصد کے لیے پنجاب و دہلی کا دورہ کریں (خدا کرے کہ کامیابی ہر جگہ پابوس ہو)

طبی کانفرنس کی برکت سے سب سے زیادہ خوشی کی بات جو پیدا ہوئی وہ یہ تھی کہ حضرت مسیح الملک بہادر نے مدیران الحکیم و حامی الصحت کے قضیہ نامرضیہ کا تصفیہ فرما دیا۔ اور ان دونوں حضرات کو بغلگیر کر کے آیندہ کچھ نہ لکھنے کی تبلیغ فرمائی +

میں نے منظر اختلافات کے بعد نہایت خوشی سے اس منظر اخلاص و اتحاد کو دیکھا اور بغض و عناد کے بعد جذبہ معاونت و محبت کی بجلی بھی دیکھی۔ جو ہر پُرلطف صحبت میں ان دلوں سے نکلکر دوسرے قلوب پر گہرا اثر رکھتی تھی +

تبادل خیالات سے اور بھی غلط فہمیاں دور ہوئیں۔ اور شرکت عمل اور اتحاد مقصد کا لائحہ تقریباً باتفاق منظور کیا گیا + میں بیحد خوش ہوں کہ المسیح اور حامی الصحت کی خفیف و عارضی تلخی بھی دور ہو گئی۔ اور خلوص کی حلاوت کچھ اس درجہ بڑھی کہ دل ابتک اسی تمنا پر آمین کہہ رہا ہے کہ ایسی پُرلطف صحبت ایک غیر متناہی تسلسل کی صورت میں قایم ہو۔ اور کبھی ختم نہ ہو +

تینوں روز کے جلسے میں مختلف چھوٹے بڑے تجاویز پر تحریک و تائید ہوتی رہی اور مختلف تجویزیں ردو کد کے بعد منظور ہوتی رہیں۔ مگر یہ ایک پُرانی اور ناکام صورت ہے۔ اور یہ اسی وقت مفید ہو سکتی ہے جبکہ اُن تجاویز کو عملی قبا بھی پہنائی جائے ورنہ ایک بچہ بھی بہترین تجاویز اپنے سادہ دماغ سے پیش کر سکتا ہے + میں ان تجویزوں کو اُسی وقت کسی قابل سمجھوں گا۔ جبکہ عملی جامہ سے آراستہ ہو کر دنیا کے سامنے آئیں گی + سینکڑوں سُنہری تجاویز منظور ہو چکی ہیں۔ جو ابھی ارکان کے اذہان سے محو نہیں ہوئی ہیں۔ مگر عملی جامہ سے سب ننگی ہیں +

اگر ہمارا طبیہ کالج اس پر صاد کر کے عمل پیرا ہو تو ایک نہایت مفید تجویز اس سال

کانفرنس نے منظور کی ہے۔ وہ یہ کہ بیرونی اطباء اور رشید صاحبان موسم سرما میں چھ ماہ کے لیے طبیہ کالج دہلی میں آکر علم تشریح اور علم جراحت کے ضروری معلومات حاصل کر کے اس عام کمزوری کو دور کریں۔ اور اپنے مقبول فن کو زیادہ ہر دلعزیز بنائیں +

کلیۂ طبیہ دہلی

جلسہ تقسیم اسناد

اور پچیس ۲۵ ہزار کا عطیہ

ہم اشاعت گذشتہ میں مختصر طور پر لکھ چکے ہیں کہ ۲۵۔ فروری ۱۹۲۳ء کو طبیہ کالج کا جلسہ تقسیم اسناد بصدارت حضور والی رامپور منعقد ہوا۔ اور بیس ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ (دس ہزار بیگم صاحبہ کی طرف سے اور دس ہزار ذات گرامی کی طرف سے) مرحمت فرمایا۔ اور پانچ ہزار روپیہ جناب نواب مزمل اللہ خاں صاحب رئیس بھیکم پور نے عنایت کیا +

جماعت معتمدین کی طرف سے جناب ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری نے سپاسنامہ پڑھا۔ جس میں اُن تعلقات خصوصی اور شاندار عطایا پر اظہار تشکر و امتنان کیا گیا۔ جو کالج کی ابتدائی آفرینش سے اب تک قایم رہے ہیں۔ اور یہ کہ تعمیر کے لیے شاندار عطیہ مبلغ پچاس ہزار روپیہ کا عطا فرما کر گویا اس کی بنیاد قایم کی ہے۔ اسکے بعد حضرت مسیح الملک بہادر نے کالج کی دو سالہ روئداد سُنائی (جو ایسح میں دوسرے موقعہ پر درج ہے) +

طبیب شفاخانہ کا تقرر

جناب حکیم مولوی سید فرید احمد صاحب عباسی جو پہلے مدرسہ طبیہ نانہ کے وائس پرنسپل تھے طبیہ کالج کے شفاخانہ کے طبیب مقرر ہوئے ہیں۔ اور ان کی جگہ پر جناب حکیم محمد ابراہیم صاحب مدرسہ طبیہ زنانہ کے وائس پرنسپل + اس تقرر پر ہم دونوں حضرات کی خدمت میں نامہ تہنیت پیش کرتے ہیں +

جمعیت طلبائے قدیم

۲۶ر فروری ۳۳ء کو صبح کے وقت جمعیت طلبائے قدیم کی طرف سے نئے مستندین کو چائے نوشی (ٹی پارٹی) کی دعوت دی گئی۔ اور انکی خدمت میں مبارکباد پیش کی گئی۔ چونکہ اس موقعہ پر مستندین قدیم وجدید کافی تعداد میں مجتمع ہوگئے تھے۔ اس لئے چائے نوشی کے بعد بہتر سمجھا گیا کہ جمعیت کو زیادہ مستحکم کرنے کی غرض سے کارکن جماعت کا انتخاب جدید طور پر کیا جائے۔ اور زیادہ کاوش سے اسے کامیاب بنایا جائے۔ چنانچہ جناب حکیم محمد الیاس خاں صاحب اس کے معتمد۔ مدیر المسیح اور حکیم شمس الاسلام صاحب کو نائب معتمد بنایا گیا۔ اُمید ہے کہ اب جناب معتمد زیادہ جوش اور سرگرمی کے ساتھ جمعیت کے فرائض کو انجام دیکر اسے کامیاب بنائیں گے +

جدید مستندین

جدید مستندین کی فہرست المسیح کی کسی آیندہ اشاعت میں مسرت کے ساتھ شائع ہوگی کیونکہ موجودہ اشاعت میں مضامین کا ازدحام ہے۔ اور اُس کی گنجائش کسی طرح نہیں نکل سکتی +

تحریک انتساب اسمی

(۱)

مولوی حکیم محمد احمد صاحب مرادآبادی کی تحریک فی نفسہ ایک مفید روح رکھتی ہے مگر جتنے الفاظ اُب تک پیش کیے گئے ہیں وہ نقص سے خالی نہیں +

طبیک۔ طبی۔ طبیہ۔ یہ تینوں الفاظ عمومی ہیں۔ ہر طبیہ کلج کا مستند اس کے استعمال کا مجاز ہے +

اجملطیلت نہایت کریہ اور اجنبی ہے۔ اور اسکی ترکیب غیر موزوں اور بے ربط ہے

اجملی مسیحی۔ مجیدی۔ شریفی۔ یہ سب الفاظ اگرچہ تخصیص کا فائدہ بخش رہے ہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ انتساب پیر و مرید کی بیعت کا انتساب ہے +

ین تین الفاظ پیش کرتا ہوں جسے کثرت رائے سے پسند کیا جائے۔

(۱) طبیبکل۔ لفظ طبیبک میں تخصیص کے لیے دال دہلی کا شامل کر دیا گیا ہے۔

(۲) طبیبد۔ لفظ "طبی" طبیہ کالج کا۔ اور دال دہلی کا ہے۔

(۳) دھلیبات۔ دہلی کے آگے کالج کا حرف اول شامل کر دیا گیا ہے۔

اہل الرائے توجہ فرمائیں۔ عزیز بہاری (طبیہ کالج دہلی)

اجملطبیک کی کراہت کی بو ان تینوں الفاظ سے آرہی ہے۔ اور اجنبیت میں تو کچھ شک ہی نہیں۔ مگر بہتر ہے کہ اب اس معاملہ کو جمعیت کے کسی جلسہ میں پیش کیا جائے۔ تاکہ اسکا آخری فیصلہ ہو۔ کبیر الدین

(۲)

جناب حکیم محمد عبد الغفور صاحب بھاگلپوری بھی لفظ دھلیبات کی تحریک فرماتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اب تک جتنے الفاظ پیش کیے گئے ہیں ان میں سب سے اچھا یہی لفظ معلوم ہوتا ہے۔ کبیر الدین

تنقید

(۱) کتاب الپاثولوجیا۔ مؤلفہ جناب حکیم محمد فضل الرحمن خان صاحب (ٹونکی) پروفیسر کلیہ طبیہ دہلی۔ صفحات ۲۱۸۔ کاغذ سفید چکنا۔ قیمت (عہ)

یہ کتاب باب علم الامراض (پیتھالوجی) کی سب سے پہلی کتاب ہے۔ جو زبان اُردو میں لکھی گئی ہے۔ اور طبیہ کالج دہلی نے اپنے ایماء سے تیار کرائی ہے۔ خوردبین کی ایجاد سے علم الامراض کے باب نے اپنی شکل اسقدر بدل لی ہے کہ اب یہ باب مستقل فن کی صورت میں آگیا ہے۔ اس کتاب میں اس موضوع پر بحث کی گئی ہے کہ مختلف امراض میں مختلف اعضاء کے اندر کس قسم کی باریک تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ جو خوردبین سے نظر آسکتی ہیں۔ چونکہ اُردو ادب کے لیے یہ باب بالکل انوکھا ہے۔ اسلئے ہم تفصیلی علم کے لیے اس کتاب کا ایک مختصر حصہ نقل کرتے ہیں۔ تاکہ صاحب مؤلف کی محنت کا صحیح اندازہ ہو سکے کہ انگریزی ترجمہ کرنے میں اصطلاحات کے

بڑھتے وقت کس قدر عرق ریزی کی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو +

الزہری۔ افرنجی۔ طبیب غاشر کہتا ہے کہ مرض افرنجی یا نوع لوجیا انسانیہ کا ایک ثمث حصہ ہے۔ سب سے پہلے طبیب شودن اور ہوفمان نے ۱۹۰۵ء میں یہ بات ظاہر کی کہ الزہری کا سبب ایک قسم کے پیچدار جراثیم ہیں۔ جنکو الترپیونیما الباہتہ کہتے ہیں۔ یہ جراثیم مفصلہ ذیل مقامات میں پائے جاتے ہیں +

الزہری المکتسب (حاصل کردہ آتشک) آتشک کے ابتدائی زخم میں جلدی زخموں میں۔ غشاء مخاطی کے زخموں میں۔ غدد جاذبہ کے اندر اورام صمغیہ میں۔ خون اور رطوبت لمفاویہ میں۔ دماغ میں فلج مفتر العقل کی صورت میں۔ نخاع میں ہزال النخاع کی صورت میں +

الزہری الخلقی میں جراثیم مذکورہ خون میں اور تقریباً جسم کے تمام اعضا اور ساختوں میں موجود ہوتے ہیں۔ لیکن جگر اور طحال میں خصوصیت کے ساتھ بڑی تعداد میں جمع ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ بول و براز صفرا۔ رطوبت عروق خشنہ۔ اور رطوبت انف میں بھی موجود ہوتے ہیں۔ یہ جراثیم اُن مقامات میں بہت زیادہ ہوتے ہیں جہاں پر تعدی بہت شدید ہوتی ہے۔ مثلاً درنات مخاطیہ اور اورام تقیحیۃ +

طبیب مکنیکوف اور روکس نے جراثیم مذکورہ کو ان اونچے صنف کے بندروں کے زخموں میں بھی پایا تھا۔ جن کے جسم میں انسان کا آتشکی مادہ داخل کیا گیا تھا۔ لیکن آتشک کے دور ثالث میں سب سے پہلے طبیب نمیر نے جراثیم مذکورہ کو معلوم کیا تھا۔ اور اُس نے لزبن کے کانگریس میں جگر کے ورم صمغی کا ایک نمونہ پیش کیا تھا جس کے محیطی حصہ میں پانچ یا چھ آتشک کے جراثیم موجود تھے۔ طبیب نوجوشی نے ان جراثیم کو فلج مفتر العقل اور ہزال النخاع کے مقامی زخم کے اندر سب سے پہلے دریافت کیا +

(الترپیونیما الباہتہ کے متعلق یہ خیال کیا گیا ہے کہ یہ بروتوزان کی

قسم کے جراثیم ہیں)

زندہ جراثیم کو خوردبین کے نیچے دیکھنے سے لمبے لمبے تاگوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ طول میں تقریباً ۱/۴-۱۲ انچ اور عرض میں ۱/۱۰۰۱۶- انچ ہوتے ہیں۔ ان کے دونوں سرے مخروطی طور پر پتلے ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک جرثومہ میں آٹھ سے لیکر سولہ تک کارک کش کے جیسے پیچ ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے جراثیم مذکورہ پیچدار دکھائی دیتے ہیں بمجہرہ (خوردبین) کے ذریعہ دیکھنے سے نہایت آہستہ آہستہ حرکت کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں (پیچدار جراثیم کی اکثر اقسام تیزی سے حرکت کرتی ہیں) اور انکی حرکت چار قسم کی ہوتی ہے (۱) اپنے طویل محور پر گھومتے ہیں (۲) حرکت دودیہ کرتے ہیں (۳) اپنے پیچوں کو سکیڑتے ہیں (۴) آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہیں۔ ان جراثیم کو انہیں کے مصل کے ایک قطرہ کے اندر کانچ کے ڈھکنے سے ڈھانک کر ایک معمل کیمیاوی میں ۳۴ روز تک زندہ رکھا گیا تھا۔ طبیب نوجوشی نے انکو مستنبت خالص میں پرورش دیکر ان کے ذریعہ خرگوش میں آتشک کے زخم پیدا کیے تھے۔ اکثر محققین یہ خیال کرتے ہیں کہ ان میں تکاثر عرض میں تقسیم ہونے کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اگرچہ اور اطباء کا یہ خیال ہے کہ یہ طولاً تقسیم ہونے کے ذریعہ بڑھتے ہیں (اگر انکو آدھ گھنٹے تک ۵۱ درجہ سنتغراد کی حرارت میں رکھا جائے تو مرجاتے ہیں) انتہیٰ ا ہ

شاید بعض حضرات کو اس کتاب کے مطالعہ کے بعد یہ شکایت ہو کہ اس کے اصطلاحات بالکل نئے اور ناآشنا ہیں۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ وہ اس بارے میں معذور تصور فرمائیں۔ کیونکہ باثولوجیا کا باب ہی ہمارے اطباء کے لئے اس وقت نیا ہے۔ اسلئے لازمی طور پر اس کے اصطلاحات بھی غیر مانوس معلوم ہونگے۔ اور اسی طرح بتدریج ہمارے طبی لغت میں الفاظ کا خزانہ جمع ہوگا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد یہ الفاظ بھی شائد مستعمل اور مانوس ہو جائیں۔ انکو یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ یہ انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اور انگریزی اصطلاحات کے بدلنے میں مترجم کے لیے (خصوصاً جبکہ

اُردو میں اصطلاحات کا قحط ہو) کس قدر صعوبتیں پیش آتی ہیں۔ ملک کا فرض ہے کہ فنی ترقی کے لئے کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کریں۔ تاکہ روز بروز بہترین خدمت کرنے کی آمادگی پیدا ہو۔ آخر میں عربی انگریزی مصطلحات کی ایک فہرست بھی ہے۔ جو ہجائی ترتیب پر جمع کی گئی ہے +

کتاب صاحب مؤلف سے طلب کریں

(۲) **قدرت اور جوانی۔** یہ چھوٹی تقطیع کے ۱۶ صفحے کا رسالہ ہے۔ جسکو جناب حکیم دلبر حسن خاں صاحب بھٹی مہتمم شاہی مطب پٹیالہ نے شائع کیا ہے۔ اس رسالہ میں نوجوانوں کے لیے نصیحت آمیز باتیں درج ہیں۔ اس کی قیمت دو آنہ ہے۔ لیکن حکیم صاحب فی الحال بغرض رفاہ عام مفت روانہ کر رہے ہیں۔ مندرجہ بالا پتہ سے طلب فرمایئے +

اَجُوبہ

(۳۶) سیاہ کھرل اور ہر قسم کی کھرل آگرہ سے عمدہ مل سکتی ہیں۔ یا گوالیار کی طرف ملتی ہیں + علیٰ ہذا شہر گیا (بہار) سے بھی +

حامد حسن دہلوی

(۳۷) جوت سنبھلی کے پھول سے ممکن ہے کہ درخت سنبھل کے پھول مراد ہوں جو کہ نہایت شوخ سرخ رنگ اور خوبصورت ہوتے ہیں اور حیات و رقت کی ادویہ میں مستعمل ہیں کف ابابیل اکثر امراض چشم میں مفید ہے۔ سُرموں میں شامل کیا جاتا ہے

حامد حسن دہلوی

(۴۰) **رُوداری بوٹی۔** یہ نام ہار واڑی ہے۔ ویدک بوٹی ہے۔ اسکا نام بعض جگہ رودنتی ہے۔ اسپر اکثر چیونٹیاں جمع رہتی ہیں۔ اکثر کیمیاگر یا کشتہ ساز اس کی تلاش میں رہتے ہیں +

(")

بجواب سوال ۴۲ حلوائے زرد چوب و مرہائے تر ہندی +

ترکیب حلوا زرد چوب۔ زرد چوب یعنی ہلدی ایک حصہ۔ آرد نخود یعنی بیسن ۴ حصہ۔ روغن زرد یعنی گھی ۳ حصہ۔ مصری چار حصہ۔ اگر ہلدی بازنگی

ہوئی خام مل جاوے تو بہتر ہے پھر اوس کی تلخی بالکل معلوم نہ ہوگی۔ بلا گھسی ہوئی عمدہ موٹی ہلدی ہونی چاہئے۔ ہلدی نیم کوفتہ کرکے کڑھائی میں گھی خوب بریاں کریں۔ اور خشک کرکے کوٹ چھان کر رکھ لیں۔ آرد نخود بیسن کو گھی میں خوب بریاں کریں بھون لیں کچا نہ رہے نہ جل جاوے۔ جب آرد نخود بھون لیا جاوے اوسکو بھی علحدہ رکھ لیں ٭

اور حسب ذیل ادویہ کوٹ چھان کر طیار رکھیں ٭

ثعلب مصری۔ شقاقل۔ بہمن سفید۔ تودری سفید۔ سفید موصلی ہر واحد مساوی الوزن لیکر کوٹ چھان کر طیار کریں۔ مصری کا قوام چہ تارا سہ تارا کریں جب قوام ہو جاوے پہلے اوس میں آٹا ملاویں اوس کے بعد ہلدی پسی ہوئی بریاں کی ہوئی ملاویں خوب حل کریں۔ آخر میں مذکورہ بالا دوائیں ملاکر حل کرکے اوتار لیں۔ ٹھنڈی کرکے مرتبان میں رکھیں۔ خوراک ایک تولہ بہمراہ دودھ گائے پاؤ بھر دینا چاہئے جریان منی۔ مذی سرعت وغیرہ کے لئے مفید ہے ٭

حامد حسن دہلوی

ترکیب مربائے تمرہندی۔ ایک قسم کی سرخ املی ہوتی ہے اگر وہ ملجاوے تو بہتر ہے وہ لذیذ اور خوش ذائقہ ہوتی ہے۔ اور رنگت عمدہ دلکش ہوتی ہے وہ اگر دستیاب نہ ہوسکے تو دوسری املی عمدہ موٹی ڈیلی جاوے۔ تخم و پوست و ریشہ دور کرکے عرق گلاب یا پانی میں جوش دیں۔ بعد جوش پانی دور کرکے دوا خشک کریں اور مصری سہ چند کا قوام خوب کریں۔ جب قوام طیار ہو جاوے ۳-۴ لیموں کاغذی کا عرق قوام میں داخل کریں اور حل کریں۔ اور قوام میں املی ملاکر ایک دو جوش اور دیں تاکہ پانی باقی نہ رہے اگر ممکن ہو تو قدرے زعفران گلاب میں پیسکر اور اضافہ کریں۔ چینی یا شیشہ کے مرتبان میں رکھیں۔ پھر دو چار دن کے بعد دیکھیں کہ اگر پانی ہے تو پھر قوام کو درست کریں خفیف جوش مکرر سہ کرر دیکر قوام درست ہو جاوے گا یہ مربا قاطع صفرا لبین۔ ہاضم۔ دافع ہیضہ ہمارے مجربات میں سے ہے ٭

حامد حسن دہلوی

(۵۴) ایسی حالت عموماً نزول الماء کا مقدمہ خیال کی جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل سرمہ تیار کرکے استعمال کیا جائے ٭

نسخہ سرمہ۔ سرمہ اصفہانی ایک تولہ۔ تخم نیل چھ ماشہ ورق نقرہ ۵ عدد۔ ورق

طلا تین عدد۔ مروارید ناسفتہ ایک ماشہ۔ نیم کی باریک کونپل ۵ عدد۔ سفید دکھنی مرچ ۵ عدد۔ سب کو نہایت باریک کھرل کرکے تین روز تک عرق گلاب اور آب ترپھلہ میں کھرل کریں۔ اس کے بعد خشک کرکے رکھیں۔ روزانہ صبح و شام سلائی سے آنکھوں میں لگایا کریں۔ مربائے ہلیلہ ایک عدد بوقت شب کھایا کریں۔ تیل ترشی اور قابض شیائ سے پرہیز رکھیں۔

حامد حسن دہلوی (کپور تھلہ)

پارہ کے مصفی کرنے کی اگرچہ بہت سی ترکیبیں ہیں۔ لیکن یہ ترکیب آسان ہے۔ پارہ بقدر ضرورت لیکر پرانی اینٹ کے برادہ میں چاپہر کھرل کریں۔ پھر اس برادہ کو پانی سے دھو کر نکال دیں۔ اور دوسرے روز تازہ برادہ ڈال کر کھرل کریں۔ اور بدستور پانی سے دھو کر نکال دیں۔ اسی طرح تیسرے روز کریں۔ بس کافی ہے۔ جس چیز میں چاہیں استعمال کر سکتے ہیں۔

سرمہ مصفی کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ سرمہ کو کوئلوں کی آگ میں تپا تپا کر تین مرتبہ آب ترپھلہ میں بجھائیں۔

سکہ مصفی کرنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ سکہ کو کرچھے میں پگھلا کر آب ترپھلہ میں بجھائیں۔ تین مرتبہ کے بجھانے سے مصفی ہو جائے گا۔

جست مکلس بازار سے عمدہ قسم کا لیکر استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ نہایت شگفتہ اور سفید رنگ ہوتا ہے۔ پھونکے ہوئے جست کے نام سے یا جست کا پھول کہنے سے مل سکتا ہے۔

ناظم

(۶۴) مرض سل کا سبب طب جدید کی رو سے ایک خاص قسم کے جراثیم خیال کیے جاتے ہیں۔ جو کہ جسم انسان میں داخل ہو کر اور جسم کی ساخت میں جگہ ایک چھوٹا سا دانہ یا پھنسی پیدا کر دیتے ہیں چنانچہ جب یہ جراثیم جسم کے غدد جاذبہ میں داخل ہو کر مرض پیدا کرتے ہیں تو اسکو سل غددی کہتے ہیں۔

(حکیم) محمد عبدالواحد

(۶۷) مریضہ کو منضج و مسہل دینے کے بعد مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرایا جائے۔
نسخہ۔ جوارش کمونی نو ماشہ کھلائیں۔ اور اوپر سے بادیان۔ تخم قرطم۔ انیسون ہر ایک پانچ ماشہ۔ عرق بادیان بارہ تولہ میں پیسکر چھانکر گلقند دو تولہ ملا کر پلائیں۔ (۱۰)

(۴۸) "مزیرناں" نہیں ہے بلکہ "زہرناں" ہے۔ جوکہ سنکھیا کا مجوزہ نام ہے۔
سورسنکھا بوٹی ہے جوکہ اسی نام سے زیادہ مشہور ہے۔ اسکو مورپنکھی بھی کہتے ہیں۔
کھٹمل ایک بوٹی ہے۔ جوکہ باغات میں پیدا ہوتی ہے۔ اسکو ابی بوٹی اور تپتی بھی
کہتے ہیں۔ اس کا مزہ ترش ہوتا ہے۔ بیج گرہم سرخ اور گل قبرہ کے متعلق ہم کو
کچھ علم نہیں +

(حکیم) محمد عبد الواحد

(۴۹) ماء الجبن۔ بالکل سیاہ یا سرخ رنگ بکری کے دودھ کا بنایا جانا بہتر ہے
بکری کو سایہ میں رکھیں۔ سبز نباتات مثل پالک کا ساگ اور دانہ جو دیا کریں۔ دودھ بکری
جسکا بچہ ۴۰ دن کا ہوچکا ہو لیکر قلعی دار دیگچی میں پکا دیں۔ لیموں کی ترشی یا سکنجبین یا سرکہ
سے پھاڑیں اور انجیر کے درخت کی لکڑی سے دودھ کو چلاتے رہیں دودھ پھٹ جاوے
ٹھنڈا کرکے گاڑھے کپڑے میں چھان لیں پھر اوس میں ذرا سا نمک ڈالکر اور پکا دیں پھر
اوسکو دو تین تہ گاڑھے کپڑے میں چھانیں تاکہ سفیدی بہت کم باقی رہے پھر اوس میں
شربت نیلوفر ملاکر شروع کریں +
۱۰ تولہ سے شروع کرکے ایک ایک تولہ روزانہ ۴۰ دن تک یا ۲۱ دن تک جیسا مرض
ہو بڑھاتے جاویں پھر ایک ایک تولہ کم کرکے ۱۰ تولہ پر ختم کردیں۔ ماء الجبن فساد خون
گرمی خشکی دق جذام سوداوی امراض میں مفید ہے۔ تری رطوبت پیدا کرتا ہے
مصفی خون ہے +
اور حکماء قدیم کی ایجاد سے ہے اور ایک عرق ماء الجبن دواؤں کا بنالیا جاتا ہے
دوائیں مصفی خون اور ماء الجبن کا عرق نکال لیا جاتا ہے +

حامد حسن دہلوی (کپور تھلہ)

(۵۰) مسی سیاہ۔ لوہ چورن صاف کردہ ایک سیر۔ نیلہ تھوتھا ۵ تولہ ۶ ماشہ
کتھہ سرخ آٹھ تولہ۔ ہیرا کسیس ایک تولہ۔ مصطگی رومی ایک تولہ۔ سونا مکھی چھ ماشہ۔ مازو سبز
بلا سوراخ بریاں بیس تولہ سب کو نہایت باریک کوٹ چھان کر اور کھرل کرکے رکھیں
دانتوں پر سیاہ دھڑی جمتی ہے۔ خوشبو کے لیے الائچی سفید ملا سکتے ہیں۔ پورا
نسخہ نہ بنا سکیں تو ایک ہی نسبت سے ادویہ کا وزن کرکے کم مقدار میں بنا سکتے ہیں +

حامد حسن دہلوی (کپور تھلہ)

(۵۱) چرنے۔ ان کا علاج وہی ہے۔ جو کیا جاتا ہے۔ مسہل کے بعد ایک عرصہ تک شیرینی اور دودھ کی چیزوں کے کھانے سے پرہیز رکھا جائے۔ اور ایک ایک ہفتے کے وقفہ سے صبر وغیرہ کے ذریعہ تلیین کرتے رہنا چاہیئے۔ مقوی معدہ و امعاء ادویہ کا استعمال رکھیں۔ بواسیر کا شک نہیں کرنا چاہیئے ✦

(حکیم) محمد عبد الواحد

(۵۲) کسی صاحب کو معلوم ہو تو تحریر فرمائیں ✦ (")

(۵۳) روغن آملہ۔ تازہ سبز آملوں کا پانی نکالیں۔ یہ پانی تین حصہ اور روغن کنجد ایک حصہ ملا کر نرم آنچ پر پکائیں۔ جب پانی جل جائے اور صرف روغن باقی رہ جائے صاف کر کے رکھیں۔ یہی روغن آملہ ہے ✦

حامد حسن دہلوی کپور تھلہ

روغن بیضہ مرغ۔ انڈوں کو پانی میں جوش دیکر ان کی زردی نکال لیں۔ اور کسی طشتری وغیرہ میں رکھکر آگ پر خوب بریاں کریں۔ اس کے بعد کپڑے میں رکھکر نچوڑ لیں یہی روغن بیضہ مرغ ہوگا ✦

(حکیم) محمد عبد الواحد

(۵۴) مارگزیدہ کے لئے یہ دوا اکسیر ہے۔ ریٹھہ معہ گٹھلی چار عدد۔ نوشادر دو ماشہ گھونگچی سرخ آٹھ عدد۔ ریشمی کپڑا نیا ہو یا پرانا سولہ تولہ۔ تینوں اشیاء کو ریشمی کپڑے میں اچھی طرح لپیٹ کر جلتے ہوئے کوئلوں میں رکھدیں۔ جب دھواں نکلنا بند ہو جائے جلے ہوئے کپڑے کو معہ ادویہ نکالکر باریک پیسکر رکھیں۔ وقت ضرورت چھ ماشہ دوا ایک گھونٹ گھی کے ہمراہ مارگزیدہ کو کھلا دیں۔ ایک گھنٹہ کے وقفہ سے دوبارہ دیں۔ افاقہ ہو جائے گا۔ اس دوا کے استعمال میں ایک گھنٹہ بعد تک پانی نہ دیں۔ اگر پیاس ہو تو دوا کھلانے سے پہلے پلا لیں۔ اگر مریض بے ہوش ہو اور دوا نہ کھا سکے۔ تو کسی نلی وغیرہ کے ذریعہ حلق میں پہونچائیں ✦

(حکیم) محمد عبد الواحد

(۵۴) مارگزیدہ کے لیے مجرب ہے اور اس کی تصدیق طبی کانفرنس میں بھی ہو چکی ہے۔ تخم دھتورا سیاہ یک ماشہ۔ قدرے پانی میں حل کر کے پلا دیں۔ دو ایک قے خون کی آمیزش کے ساتھ ہوگی۔ اگر اسوقت تک حلق بند ہو چکا ہو تو یہ تدبیر کریں۔ پھٹکری خام ۴ رتی پانی ۲ تولہ میں خوب حل کر کے حلق میں ڈالیں۔ حلق فوراً کھل جائے گا ✦

عمدۃ الحکماء حکیم محمد فخر الدین بہاری

(۵۵) کشتہ سیماب خام چونکہ خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اپنی خامی کی وجہ سے پھوڑے پھنسی وغیرہ عوارض پیدا کرتا ہے۔ اور سیماب خام چونکہ خون میں شامل ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ معدہ و امعاء سے گزرتا ہوا براہ مقعد خارج ہو جاتا ہے۔ لہٰذا یہ کوئی ضرر نہیں پیدا کرتا۔ ممکن ہے کہ بعض حالات میں سیماب خام بھی ضرر پہونچاتا ہو۔

(حکیم) محمد عبدالواحد

اسئلہ

(۵۶) اصلی و قدیم نسخہ جوارشش جالینوس مطلوب ہے۔ نامی اطباء میں سے کوئی صاحب درج المسیح فرماکر ممنون فرمائیں۔ کتابی مروجہ نسخہ درکار نہیں ہے۔

ایک خریدار المسیح

(۵۷) مختصر تذکرۃ الکحالین (از علی ابن عیسیٰ) اورنٹیل لائبریری بانکی پور میں بہت ناقص ہے۔ چونکہ امراض عین کی ایسی محقق اور مفید کتاب دوسری نہیں پائی جاتی اس لیے اسکی تکمیل اور تصحیح کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کے یہاں یہ مکمل کتاب ہو تو مطلع فرمائیں۔ مندرجہ ذیل کتب خانوں میں اس کتاب کی موجودگی کا مجھے علم ہے:۔

کتب خانہ سلطان بایزید قسطنطنیہ۔ نور عثمانیہ کتب خانہ قسطنطنیہ۔ کتب خانہ ایا صوفیہ قسطنطنیہ۔ پیرس لائبریری۔

(حکیم) عبدالقیوم بانکی پور

(۵۸) اصول علم جراحی (اردو) مولفہ بابو امولارتن سینئر اسسٹنٹ سرجن اگر کسی کے پاس ہو تو دفتر المسیح میں اطلاع دیں۔

(حکیم) بالکشن

(۵۹) کشتہ شنگرف و ہڑتال طبقی سفید رنگ مطلوب ہے۔ جو کہ مقوی باہ ہونے کے علاوہ دیگر اوصاف بھی رکھتا ہو۔

شیخ اللہ بچایو

(۶۰) میرے پاس ایک مریض ہے جس کی کیفیت مندرجہ ذیل ہے:۔

(۱) تین سال سے رعشہ بائیں طرف تھا۔ اب چھ ماہ سے دائیں طرف منتقل ہو گیا۔

(۲) قریب ۶ سال ہوئے آنکھ دکھنے آئی تھی۔ جس کی وجہ سے سرخی باقی رہ گئی تھی۔

جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بصارت بتدریج کم ہونے لگی اور اب بہت ہی کم نظر آتا ہے

(۳) آواز بھی بتدریج کم ہونا شروع ہوئی۔ اور اب بالکل نہیں نکلتی۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ رات کے ۱۰-۱۱ بجے آواز اچھی ہو جاتی ہے۔ جو کہ صبح کے سات بجے تک اچھی رہتی ہے۔ اس کے بعد بتدریج کم ہو کر شام کے وقت بالکل غایب ہو جاتی ہے یہی حالت نظر کی ہے۔ جوں جوں دن چڑھتا ہے۔ نظر میں کمی ہونے لگتی ہے۔

(۴) بائیں ہاتھ کے اعصاب کمزور ہو گئے ہیں۔ بائیں پاؤں اور دائیں ہاتھ کے اعصاب ایسے سخت ہو گئے ہیں کہ لکھا نہیں جاتا۔ زمین یا فرش پر بیٹھکر اُٹھنا مشکل ہے لیکن کرسی یا مونڈھے سے بآسانی اُٹھ سکتا ہے۔ اور جب کھڑا ہو جاتا ہے۔ تو ایک میل کے قریب چل سکتا ہے۔ لیکن جہاں دو ایک قدم پاؤں رُکا۔ اُسوقت کھڑا ہونا ہی مشکل ہے۔ (۵) ریڑھ کی ہڈی مثل روئی کے نرم ہے (۶) بلغم بکثرت اور لزج ہے۔

(۷) بغیر کسی مدد کے کھڑا ہونا دشوار ہے (۸) قبض کی شکایت نہیں ہے۔

(۹) کھانا کھاتے ہوئے جہاں منہ چلانا بند ہوا تو دس منٹ تک بند رہتا ہے۔ بہت کچھ علاج کرا چکا ہوں لیکن آرام نہیں ہوا۔ حکماء حاذقین سے التماس ہے کہ مرض کو تشخیص کر کے مجرب و مفید نسخہ تحریر فرمائیں۔

(حکیم) عبد الحمید خاں

(۶۱) حب جرائکس بشنگرفت مومیہ اور دیگر کشتہ جات سنکھیا وغیرہ کے استعمال میں ترشی و بادی کا پرہیز مقرر ہے۔ مشاہدہ شاہد ہے کہ اس کی خلاف ورزی سے آماس بدن اور دیگر علامات منذرہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا سبب کیا ہے؟ اگر ممکن ہو تو طرز جدید پر استدلال کیمیائی کو کام میں لاسکتے ہیں۔

(حکیم) سید غوث محی الدین

(۶۲) ایک مریض مجلوق عمر ۲۵ سال کی موجودہ حالت یہ ہے۔ کہ عضو خاص انتظار ثلاثہ میں کم ہے۔ کسی قدر کجی بھی ہے۔ گرم اشیاء کے استعمال سے احتلام ہو جاتا ہے۔ گاہ بگاہ پیشاب کے بعد میلی سی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ ضعف باہ اور سرعت انزال ہے۔ فوراً ہی خیزش جاتی رہتی ہے۔ مزاج گرم ہے۔ سر اور کمر میں کبھی درد نہیں ہوا۔ مہربانی فرما کر مفید نسخہ درج المسیح فرمائیں۔

مہر محمد شرقی پرکاش خریدار ۵۳۵

(۶۳) آجکل ہمارے شہر بلاری (مدراس) میں ایک قسم کا بخار پھیلا ہوا ہے۔ جسکی کیفیت یہ ہے کہ بخار جاڑے سے ہوتا ہے۔ ناک سے پانی بہتا ہے۔ درد سر۔ کھانسی اور گلا بیٹھے ہوتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں میں گٹھیا کے مانند جکڑن ہوتی ہے۔ اگر صفراوی بخار کا کچھ علاج کیا گیا۔ تو بڑوں کو کچھ افاقہ بخار میں ہوا۔ مگر کھانسی کم نہیں ہوئی۔ بچوں میں درد سر اسقدر شدید ہوتا ہے۔ کہ تڑپتے رہتے ہیں اور کراہتے کراہتے جاں بحق تسلیم ہوتے ہیں۔ کھانسی کے بہت علاج کیے لیکن آرام نہیں ہوتا۔ یہ بیماری کیا ہے؟ اور اس کا علاج کیا؟ (ب) پھول کے کٹورہ سے کیا مطلب ہے؟

(حکیم) محمد رحمت اللہ خاں بلھاری

(۶۴) جوہر اجوائن اڑانے کی ترکیب مطلوب ہے۔ (حکیم) نجابت حسین

(۶۵) ایک مریضہ کو ایام ماہواری ہر ماہ ٹھیک ہوتے ہیں۔ اور حمل کا استقرار بھی ہوتا ہے۔ مگر تیسرے ماہ اسقاط ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے مجرب نسخہ کی ضرورت ہے۔

خریدار ۱۶۹

(۶۶) ماہ اگست ۲۱ء کے سوال ۲۷ کے جواب میں مرض جریان کا جو نسخہ تجویز کیا گیا تھا۔ اس سے مریض کو نصف کے قریب فائدہ ہے۔ لیکن جوڑوں میں درد اور ضعف اعصاب بدستور ہے۔ کوئی سہل اور مفید نسخہ درج فرمائیں۔

چراغ الدین خریدار المسیح

(۶۷) مرض داء الثعلب اور نغامہ کے لئے مجرب نسخہ مالیدنی و خوردنی مطلوب ہے۔

خریدار ۲۷۴

(۶۸) سوال ۳۲ مندرجہ المسیح ماہ فروری کا مکمل جواب مجھے موصول نہیں ہوا درد عصابہ سورج کے نکلتے ہی کیوں شروع ہوتا ہے اور غروب پر کیوں بند ہو جاتا ہے اس کا جواب دیگر ممنون فرمائیں۔

خریدار ۲۴۸

(۶۹) ایسی جوارش یا اطریفل کا نسخہ مطلوب ہے۔ جو ہاضم۔ خوش ذائقہ اور ملین ہو۔ بلغم شور کو خروج۔ جگر۔ معدہ اور صدر سے خارج کرے اور گرم مزاج کے موافق ہو۔

محمد مراد علی خاں خریدار المسیح

(۷۰) میرے ایک دوست کو عرصہ ایک سال سے منہ سے سفید لیسدار رطوبت جاتی

ہوتی ہے۔ جو دانتوں پر بالائی حصے میں مسوڑھوں کی جڑ میں جمع ہوجاتی ہے۔ اور
اُنگلی سے ہٹانے پر علیحدہ ہوتی ہے۔ اور اس میں تار ہائے عنکبوت کی مانند تار چھوٹتے
ہیں۔ رنگ بعینہ صابون کے جھاگ کے مشابہ ہوتا ہے۔ منہ کا ذائقہ خراب اور میٹھا
رہتا ہے۔ قبض کی شکایت ہے۔ لیکن بھوک میں کوئی کمی نہیں۔ منہ کو خواہ کتنا ہی صاف
کیا جائے لیکن اخراج رطوبت جاری رہتا ہے۔ جسم کے کسی حصے میں درد نہیں البتہ
پیشاب دن رات میں ۱۰ مرتبہ ہوتا ہے۔ اور مریض اس کے روکنے پر قادر نہیں اور پیشاب
میں کچھ رسوب بھی آتا ہے ؛

میں نے مرض مذکور کو معدی تجویز کر کے بہت علاج کیا اور کر رہا ہوں لیکن آرام
نہیں ہوا۔ ڈاکٹران صاحبان کی تشخیص ہے۔ کہ زیر دندان پیپ پڑ گئی ہے۔ جو خارج
ہوتی رہتی ہے اور اُس کا علاج دانتوں کے اُکھڑوانے پر ہی ہوسکتا ہے۔ وہ اس
مرض کا نام پایوریا (پیپ نکلنا) رکھتے ہیں۔ اکثر اطبا ء یونانی کی رائے ہے کہ معدہ میں
فاسد رطوبات زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ جب تک معدہ کا فعل درست نہیں ہوگا۔ آرام
نہیں ہوسکتا۔ بعض کی رائے ہے کہ رطوبت دماغ سے آتی ہے +

جمیع اطباء کی خدمت میں التماس ہے کہ اس مرض کے متعلق اپنی اپنی رائے کا
اظہار فرمائیں + (حکیم) حامد حسن دہلوی

(۱۷) ایک مریضہ عمر ۴۲ سال سرطان الرحم میں مبتلا ہے۔ جسمانی حالت
نہایت نقیہ ہے۔ اس وجہ سے موجودہ شفاخانوں کی تعلیم یافتہ دائیاں اور
جراح دستکاری کے قابل نہیں سمجھتے۔ صرف تقویت اور تسکین کی معمولی ادویہ
دینے کی رائے دیتے ہیں۔ المسیح کے صدہا ناظرین سے التماس ہے۔ کہ مریضہ
کے حال پر رحم کھا کر کوئی کامیاب یونانی۔ ویدک ڈاکٹری یا ہومیوپیتھی دوا
تجویز فرمائیں۔ خواہ کھانے کی ہو یا مقامی استعمال کی۔ جس سے وہ نجات پائے

م۔ ل۔ دہلی

طبیہ کالج دہلی کی

روئداد

بابت سال سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء و سنہ ۲۲-۱۹۲۱ء

جو زیر صدارت حضور پُرنور فرزند دلپذیر دولتِ انگلشیہ

مخلص الدولہ نصیر الملک امیر الامراء نواب سر سید محمد حامد علیخان بہادر

مستعد جنگ فرمان روائے ریاست رامپور

۲۵ فروری سنہ ۱۹۲۳ء کو پیش کیگئی

یہ روئداد طبیہ کالج دہلی کے موجودہ حالات کا مرقع ہے۔ اسلئے میں اسے

من اوّلہ الی آخرہ درج کرتا ہوں ۔ مدیر

حضور والا!

میں "آیورویدک اینڈ یونانی طبیہ کالج" دہلی کے دو سال کی روئداد سُنانے کی عزت حاصل کرتا ہوں ۔

۱۳ فروری سنہ ۱۹۲۱ء سے جبکہ اس کالج کی رسم افتتاح ادا ہوئی۔ ملک میں اس کالج کی عزت اور وقعت نمایاں طور پر پھیل رہی ہے۔ اس کالج کو دیکھنے والے غالباً اب اعتراف کریں گے۔ کہ یونانی طب اور ویدک بھی ایک فنون ہیں۔ اور اپنی جداگانہ اور ممتاز ہستی رکھتے ہیں ۔

حضور والا!

اس کلیہ طبیہ کے قیام سے ہمارا مقصود یہ ہے۔ کہ ایک طرف اپنی طبوں کی زندگی اور ترقی کا وہ فرض ادا کریں۔ جو خدمت و محبت وطن کے اعلیٰ فرائض میں داخل ہے اور دوسری طرف یگانوں اور بیگانوں کے روبرو یونانی طب اور ویدک کے امتیازات کو نمایاں کریں۔ تاکہ لوگ دیکھیں کہ یونانی طب اور ویدک کس قدر مفید فنون ہیں۔ اور اگر ہم باقاعدہ اور مسلسل کوششیں اُن کی بقا اور ترقی کے لیے

جاری رکھیں تو کس حد تک بہتر اور مُفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ نیز اس کے ساتھ ہی ساتھ اگر ان طبوں میں مناسب اضلافے کریں تو یہ زمانہ حال کی ضرورتوں کے موافق کس درجہ تک کامیاب اور نفع رساں ہو سکتے ہیں۔ شکر ہے کہ اب ہماری کوششوں کے نتیجے سامنے آتے جاتے ہیں طب اور ویدک کی تعلیم اس کالج کے ذریعہ سے حاصل کرنی یہ ہمارے نوجوانوں کے لیے جو آزاد معاش کے ساتھ آزادی کی زندگی بسر کرنی چاہتے ہیں۔ ایک کشش اور ترغیب کی چیز ہوگئی ہے۔ جس کا ثبوت اس کالج میں داخلہ کی وہ درخواستیں ہیں۔ جو ملک کے مختلف حصوں سے معتد بہ تعداد میں آئی ہیں۔ اور آرہی ہیں۔ جن میں سے اکثر گنجایش نہ ہونے کی وجہ سے افسوس کے ساتھ نامنظور کرنی پڑی ہیں +

خدا وہ وقت جلد لائے۔ کہ ہم دو ہزار طلباء کی تعلیم اور رہائش کا اس کالج میں انتظام کر سکیں اور پھر بر اعظم ہندوستان کے ہر حصہ میں ہم یونانی طب اور ویدک کا نفع پہنچانے کے قابل ہو سکیں +

اس کائنات کا نظام ہی یہ ہے۔ کہ ہر کام تدریجی رفتار سے ہو۔ اس لیے ہمیں اُمید ہے کہ رفتہ رفتہ یہ کالج اُس درجہ تک پہنچ جائے گا۔ جو ہماری نظر کا زاویہ اور ہماری آرزوؤں کا مُنتہا ہے +

داخلہ سال ۱۹۲۰-۲۱ء میں کالج کے مختلف شعبوں میں ایک سو ستتر طلباء داخل ہوئے جن میں سے اُنسٹھ ہندو۔ ایک سو بارہ مُسلمان اور چھ سکھ تھے +

سال ۱۹۲۱-۲۲ء میں کالج کے تمام شعبوں میں ایک سو ننانوے طلباء داخل ہوئے جن میں سے اسّی ہندو اور ایک سو پندرہ مسلمان اور چار سکھ تھے +

ویدک کا شعبہ سال ۱۹۲۰-۲۱ء میں ویدک شاخ میں تعلیم پانے والے طلباء کی تعداد چالیس اور سال ۱۹۲۱-۲۲ء میں پچیس تھی۔ اور یہ سب طلبا ہندو ہیں +

یونانی طب کا شعبہ یونانی طب کے شعبہ میں سال ۱۹۲۰-۲۱ء کل طلباء کی تعداد ایک سو سینتیس تھی۔ جن میں ایک سو بارہ مُسلمان۔ اُنیس ہندو اور چھ سکھ تھے +

سال ۱۹۲۱-۲۲ء میں اس شعبہ میں ایک سو پندرہ مسلمان۔ پچیس ہندو اور چار سکھ جملہ ایک سو چوالیس طلبا تھے +

ہندو مسلم فنون کے اتحاد کا نظارہ اس کالج میں ویدک اور یونانی طب کی تعلیم گو علیحدہ علیحدہ شعبوں میں ہے۔ مگر ایک احاطہ کے اندر ہے۔ اور ہندو و مسلم طلباء کالج کی لائف میں باہمی ربط و ضبط اور رواداری کا پورا سامان موجود ہے۔ اس کالج میں ہندو مسلم تعلقات کے اس منظر کو دیکھنا خوشگوار ہے ۔

جو کلب کہ لڑکوں کی ورزش جسمانی، اور مذاکرات علمیہ اور اُن کے باہمی ربط و ضبط کے لیے کالج میں قایم کیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ اس کی کامیابی اور ترقی کے لیے اسٹاف کی طرف سے متحدہ اور سرگرم کوششیں جاری رہیں گی ۔

اس کلب کی ترقی میں جو فوائد مضمر ہیں۔ اُن کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

کالج کے تعلیمی امتیازات اس کالج میں یہ ہی نہیں ہے۔ کہ یونانی طب اور ویدک کی باقاعدہ تعلیم ہوتی ہے۔ اور طلباء سے ان طبوں کے ایک بہتر نصاب کو پورا کرایا جاتا ہے۔ بلکہ دنیا میں آج کل جو طبی ترقیاں ہوئی ہیں۔ ہم کالج کے طلبا کو اُن سے فائدہ پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس مسلسل کوشش کے نتائج اب سامنے ہیں۔ اور بعض اُمید ہے کہ قریبی زمانہ میں سامنے آجائیں گے ۔

نصاب کی تیاری اس کالج کی خدمات میں سے ایک اہم خدمت یہ ہے کہ اُس نے ایک شعبۂ تالیف قایم کیا ہے۔ تاکہ یونانی طب اور ویدک کے طلباء کی بصیرت اور تکمیل معلومات اور اُن کو اپنے دوسرے ترقی یافتہ ہم پیشہ لوگوں کے ساتھ ساتھ چلانے کے لیے ایک اعلیٰ اور بہتر نصاب تیار ہو جائے اور زیادہ آسانی اور کامیابی کے ساتھ ہم زمانۂ حال کی ضرورت اور خواہش کے موافق طبیب اور وید پیدا کر سکیں۔ اور ہمارے ہاتھ میں عربی اور سنسکرت کی درسی کتابوں کے علاوہ اُردو و بھاشا کی ایسی کتابیں ہوں، جو نئے سائنس کے اضافات کے ساتھ یونانی طب اور ویدک کی تعلیم کا ایک کامیاب ذریعہ ہو جائیں ۔

کالج کے اس شعبہ کا کام جاری ہے اور متعدد کتابیں تیار ہو چکی ہیں۔ مثلاً علم الامراض اور علم کیمیا کی کتابیں جو شائع بھی ہو گئی ہیں۔ اور کالج کے نصاب میں داخل ہیں جراحی (سرجری) پر جو کتاب تیار ہو رہی ہے اس کا ایک حصہ طبع ہو چکا

ہے۔ اور باقی حصہ کی تیاری ہو رہی ہے۔ اور جس قدر حصہ کہ چھپ چکا ہے اسکی پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ تشریح اور منافع الاعضاء یہ کتابیں پیشتر سے تیار ہو چکی ہیں۔ اور نصاب میں داخل ہیں +

شعبہ ویدک کے لیے بھی کتابیں لکھنے کا کام شروع ہو چکا ہے۔ تشریح اور منافع الاعضاء کی کتابیں اس شعبہ میں پہلے سے موجود ہیں لیکن وہ مشرح نہیں ہیں۔ اسلیئے ان کتابوں کو مشرح طور پر لکھنے کا انتظام کر دیا گیا ہے +

اُردو کلاس اور اس کا نصاب

اس کے ساتھ کالج میں جو اُردو جماعت قایم کی گئی ہے اور ایک اہم ضرورت کو پورا کر رہی ہے۔ اس جماعت کے لیے یونانی طب کی درسی کتابوں کا عربی سے اُردو میں ترجمہ ہو رہا ہے اور بعض کتابوں کے ترجمے ہو چکے ہیں۔ مثلاً کلیاتِ موجز۔ اور شرح اسباب اور بعض کے ترجمے لکھے جا رہے ہیں۔ مثلاً کلیاتِ قانون شیخ۔ اور کلیات نفیسی +

لیکچروں کے ذریعہ سے تعلیم

اس شعبہ تالیف کے علاوہ اس کالج کی ایک اور خدمت یہ ہے کہ جن مضامین کے لیے جداگانہ تالیفات سر دست نہیں ہو سکتی ہیں۔ انکی تعلیم لیکچروں کے ذریعہ سے شروع کر دی گئی ہے۔ مثلاً اصولِ علم حفظان صحت اور بعض دیگر مضامین۔ جن کا تعلق تشخیص امراض اور آلاتِ جدیدہ کے استعمال سے ہے +

تعلیم دار المرضیٰ کے ذریعہ سے

طب کی تعلیم کے لیے بڑی ضرورت یہ ہے کہ طلبا کو نہ صرف پڑھایا جائے بلکہ دکھایا بھی جائے۔ اور تجربوں کے ذریعہ سے اُن کے دماغ کی تربیت کی جائے اور اُن کی قوتِ فیصلہ میں پختگی پیدا کرائی جائے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے کالج میں دار المرضیٰ قایم کیا گیا ہے۔ جس میں ایسے بیماروں کے علاج کا انتظام ہے۔ جن کو رکھ کر علاج کرنے کی ضرورت ہے۔ اور دار المرضیٰ کے ساتھ ایک مطب بھی ہے۔ جہاں باہر کے بیماروں کا علاج کیا جاتا ہے +

یہ دونوں چیزیں اس کالج کے طلبا کی عملی تعلیم کی غرض سے ہیں۔ دار المرضیٰ میں بیماروں کے بستروں پہ بیماریوں کا علاج کرنا طلبا کو سکھایا جاتا ہے۔ اور اہم اور نازک و پیچیدہ امراض کے مستقلاً اُن کی نظر کے سامنے رکھے جاتے ہیں۔ تاکہ مشاہدہ اور تجربہ

کے ذریعہ سے اُن کی تکمیل تعلیم ہوتی ہے +

دار المرضیٰ میں ایک علیحدہ شعبہ جراحی کی تعلیم کے لئے مختص کرایا گیا ہے جو یونانی طب اور ویدک کے طلباء کی ایک ناگزیر ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اس شعبہ جراحی میں چھوٹے اور بڑے ہر قسم کے اعمالِ جراحی کئے جاتے ہیں۔ اور طلباء کے روبرو اعمالِ جراحی کے وقت تقریریں کی جاتی ہیں۔ جن میں اُن اعمالِ جراحی کے تشریحی اور عملی حصہ کی تعلیم ہوتی ہیں۔ اور پھر جو کچھ کہ تقریروں میں اُن کو بتایا جاتا ہے اُنہیں کر کے دکھایا جاتا ہے:

اس کے علاوہ بعض اندرونی بیمار طلباء کو سپرد کر دئے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ اُن کے کیس کو روزانہ دیکھیں۔ اور سبق اور فائدہ حاصل کریں۔ اور اُن بیماروں کے علاج کی عملی تعلیم اُن کو لکچروں کے ذریعے دی جاتی ہے +

مرہم پٹی کے اہم مواقع پر ہاؤس سرجن اپنے ہاتھ سے کام کرتے اور طلباء کو اس کام کے نکات بتاتے ہیں۔ اور مرہم پٹی کے جو کیس زیادہ نازک نہیں ہیں وہ کلیتہً طلباء کو سپرد کر دئے جاتے ہیں +

اعمالِ جراحی کے جو زیادہ نازک اور اہم کیس ہوتے ہیں۔ ان کے لیے جناب ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری اور جناب ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب کو تکلیف دی جاتی ہے۔ جو ازراہِ مہربانی اس کام کو طلباء کی موجودگی میں انجام دیتے ہیں +

مطب کی تعلیم اندرونی اور بیرونی مرضیٰ کو دکھا کر تشخیص امراض اور معالجات کی تعلیم بذریعہ مطب طلباء کو دی جاتی ہے +

کمسٹیری کمسٹیری (کیمیا) کی تعلیم کے لئے بھی کام شروع ہو چکا ہے۔ اور بعض بہت ضروری آلات کمسٹیری کی تعلیم کے مشاہدہ کے لئے مہیا کر لئے گئے ہیں۔ لیکن جو سامان کہ موجود ہے ضرورت اُس سے زیادہ کی ہے۔ جو امید ہے کہ رفتہ رفتہ پوری ہوگی +

آلات عملی طور پر تشخیص امراض کے لیے جن آلات اور جس سامان کی ضرورت ہوتی ہے۔ حتی الوسع مہیا کر لیے گئے ہیں۔ جن آلات اور جس سامان کے ذریعہ سے

خون۔ اور بلغم اور قارورہ وغیرہ کا امتحان کرنا سکھایا جاسکتا ہے۔ شعبہ سرجری کے متعلق جن آلات کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ بہم پہنچا لئے گئے ہیں۔ اور بہم پہنچائے جارہے ہیں ٭

تشریح جراحی، اور اُن کے آلات کے علاوہ ایک نہایت ضروری چیز تشریح کا شعبہ ہے ضرورت ہے۔ کہ اِس شعبہ کی تعلیم نقشوں اور ماڈل کے ساتھ انسانی نقشوں کو دکھا کر کی جائے ٭

نقشوں کی بہم رسانی کی کوشش ہم دو سال سے کر رہے تھے۔ جس میں اس سال کامیابی ہوگئی ہے۔ اور نعشیں آنے لگی ہیں ٭

اس کے لئے ہم دہلی کے ڈپٹی کمشنر صاحب عالیجناب جی۔ ایم ینگ صاحب بہادر کے ممنون ہیں ٭

نعشوں کے ذریعہ سے تعلیم دینے کا طریقہ یہ ہے کہ اُن کی ڈسکشن (چیر پھاڑ) کا معاینہ طلبا کو کرایا جاتا ہے اور پھر خود اُن کے ہاتھ سے اِس کام کو کرایا جاتا ہے ٭

دواسازی اس سال سے دواسازی کی عملی تعلیم بھی شروع کردی گئی ہے ٭

علم الادویہ علم الادویہ کے سلسلہ میں شناخت ادویہ کا انتظام ہوگیا ہے، اور دوائیں مہیا ہوگئی ہیں۔ اور علم الادویہ کے پروفیسر دوائیں لڑکوں کو دکھاتے اور اُن کی شناخت کرنا سکھاتے ہیں اسی کے ساتھ ایک باغیچہ لگایا گیا ہے۔ جہاں اسوقت ننو۔ سو اُسو۔ دوائیں بوٹی جھوٹی موجود ہیں۔ طلبا ان ادویہ کو دیکھتے اور پہچانتے ہیں ٭

یہ سب چیزیں ہادی طبیب کی جن ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں۔ اور ہمارے طلبا کی قابلیت کا معیار جس قدر بلند کرتی ہیں۔ اُس کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے ٭

دارالتفرید ان سب خدمات کے علاوہ متعدی امراض کے بیماروں کو علیحدہ طور پر رکھنے اور اُن کا علاج کرنے کا انتظام بھی کردیا گیا ہے ٭

دارالمرضیٰ وغیرہ کا کام دوسرے سال ہیں | اب میں بندگان والا کی خدمت میں یہ عرض کرنا

چاہتا ہوں کہ ان دو برسوں میں ان شعبوں کے اندر کام کس مقدار میں ہوا ہے ✢

دار المرضیٰ میں سال ۲۱-۱۹۲۰ء میں ۹۸۴ بیمار داخل ہوئے۔ جنہوں نے یہاں رہ کر اپنا علاج کرایا۔ اور اس سال ۱۵ ہزار ۶ سو ۳۷ بیرونی بیماروں کا علاج کیا گیا ✢

سال ۲۲-۱۹۲۱ء میں ۱۳۲۶ اندرونی بیماروں کا اور ۱۳ ہزار بیرونی مریضوں کا علاج کیا گیا ✢

دار الجراحی کا جولائی ۱۹۲۲ء میں افتتاح ہوا۔ جس میں ۸۱۲ بیرونی اور ۵۶ اندرونی بیماروں کا علاج کیا گیا۔ اور ہر قسم کے چھوٹے بڑے جس قدر اعمال جراحی کیے گئے اُن کی تعداد ۲۰ ہے ✢

امتحانات اور اُن کے نتیجے

سالہائے زیر رپورٹ میں اس کالج کے جن شعبوں میں جس قدر طلبائے امتحانات دئے ہیں۔ اُن کی شعبہ دار اور جماعت وار تفصیل اور کیفیت ضمیمہ (ج) (د) منسلکہ ہذا میں درج ہے ✢

اسوقت ۶۵ طلبا ہیں۔ جنہوں نے اپنے اپنے شعبوں کی علمی و عملی تعلیم کو ختم کر لیا ہے اور آج اُن کو سندیں دی جائیں گی ✢

کالج کے متعلق دیگر انسٹی ٹیوشن

اس کالج کے متعلق ایک انسٹی ٹیوشن زنانہ طبیہ مدرسہ اور شفاخانہ ہے اور دوسرا انسٹی ٹیوشن ہندوستانی دواخانہ ✢

زنانہ طبیہ مدرسہ اور شفاخانہ

جس طرح کالج میں لڑکوں کو علمی و عملی طور پر اس فن کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس طرح زنانہ امراض کے لیے یہ مدرسہ اور شفاخانہ ہے۔ جہاں لڑکیوں کو نسائی امراض کی تعلیم علمی و عملی طریقہ سے دی جاتی ہے ✢

سال ۲۱-۱۹۲۰ء میں ۱۰ طالبات اور سال ۲۱-۱۹۲۰ء میں ۲۳ طالبات اس مدرسہ میں داخل ہوئیں ✢

اس وقت چار طالبات کو کامیابی اور فراغِ تعلیم کی سندیں دی جائیں گی ✢

زنانہ شفاخانہ میں سال سنہ ۲۰-۲۱ء میں مریضاتِ مقیم کُل ۳۱ اور غیر مقیم ۵۶۸۴ تھیں اور سال سنہ ۲۱-۲۲ء میں مُقیم مریضات ۶۱- اور غیر مقیم ۶۱۴۷ تھیں +

ہندوستانی دواخانہ دہلی جو نفع کہ ہندوستانی دواخانہ دہلی سے ہمارے بورڈ آف ٹرسٹیز (معتمدین) کو حاصل ہوا- وہ سال سنہ ۱۹۲۰-۲۱ء میں ۴۴۹۹ روپیہ ہوا- اور سال سنہ ۲۱-۲۲ء میں ۶۸۸۸۳ ہوا- اور سال سنہ ۲۲-۲۳ء میں اُمید ہے کہ کہ اسی ہزار سے بھی متجاوز ہو جائے گا +

۱۳ فروری سنہ ۱۹۲۱ء میں کالج کے افتتاح کے وقت میں نے اپنی رپورٹ میں اس دواخانہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اُس کے ذریعہ سے ہماری آمدنی میں قریب قریب چالیس ہزار روپیہ سالانہ کی توفیر ہو جائے گی- لیکن یہ توفیر اُس کے ایک ہی سال کے بعد ۶۸۸۸۳ تک پہنچ گئی اس سے ظاہر ہے کہ خدا کے فضل سے ہندوستانی دواخانہ نے بہت نمایاں ترقی کی ہے- اور ملک میں اُس کی شہرت مفید اور خالص یونانی اور ویدک ادویہ کی وجہ سے پھیل رہی ہے +

اس دواخانہ سے مقصود یہ ہے کہ کالج کے طلباء کو دواؤں کے متعلق مفید باتیں سیکھنے میں مدد ملے- اور اصلی اور خالص دوائیں بیماروں تک پہنچائی جائیں- تاکہ ایک طرف بیماروں کو آرام و نفع حاصل ہو- اور دوسری طرف یونانی طب اور ویدک کی قدر و قیمت کا اظہار ہوتا رہے +

اِن خدمات کو ہندوستانی دواخانہ نے اچھی کامیابی کے ساتھ ادا کیا ہے +

یونانی طب اور ویدک کی جس قدر مفید اور معتبر مرکب دوائیں ہیں- قریب قریب سب اسی دواخانہ میں تیار ہوتی ہیں- اس کے علاوہ ہزاروں مفرد دوائیں اصلی اور خالص موجود رہتی ہیں- نیز میرے خاندانی مجربات (جن میں سے اکثر ویدک ہیں کہ جن کی یونانی طب کے اصول پر اصلاحیں کی گئی ہیں) وہ صرف اسی دواخانہ میں ایک علیحدہ اور محفوظ انتظام کے ساتھ تیار ہوتے ہیں +

سالہائے زیر رپورٹ میں کالج کے مصارف کا زیادہ انحصار اسی دواخانہ

کی آمدنی پر رہا اُمید ہے کہ یہ دواخانہ آیندہ اور بھی ترقی کرے گا۔ اور ہمارے کالج کو بیش از بیش مدد اور اعانت حاصل ہوتی رہے گی +

آیور ویدرساین پاٹھشالا

آیور ویدک دواؤں کے لیے اس سال ایک علیحدہ دواخانہ کا اِنتظام شروع کر دیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ اس ویدک دواخانہ کا جلد افتتاح ہو جائے گا +

اس ویدک دواخانہ کے قیام سے مقصد یہ ہے۔ کہ ویدک دوائیں بھی زمانہ کی دستبرد سے اِسی طرح محفوظ ہو جائیں۔ جس طرح کہ یونانی اور بعض ویدک دوائیں ہندوستانی دواخانہ کے ذریعہ سے محفوظ کر دی گئی ہیں۔ اور ہر قسم کی ویدک دوائیں اُن کے شائقین کو آسانی سے اصلی اور خالص مِل سکیں +

میں ویدک طب اور اُس کی دواؤں سے ذاتی طور پر پُوری واقفیت نہیں رکھتا ہوں اس لئے ذمہ دار معتبر لوگوں کو یہ کام سپرد کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ آیورویدک دواؤں کے شائقین کی نفع رسانی کے لیے اور ان دواؤں کی حفاظت کے لیے اپنا فرض پُورا کریں +

اُمید ہے کہ اس شعبہ سے جہاں آیورویدکی ایک اچھی خدمت ہو سکے گی۔ وہاں ہمارے کالج کے طلباء کو بھی اُس سے نفع پہنچے گا +

حضور والا!

اگرچہ کالج اور اس کے شعبوں کے متعلق مفصل گوشوارے اس رپورٹ کا ضمیمہ کر دئے گئے ہیں تاہم میں مختصر طور پر یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ سالہائے زیر رپورٹ میں کالج کا آمد و خرچ کیا رہا +

آمدنی و خرچ

یکم اپریل ۱۹۲۰ء کو بقایا مبلغ ۱۹۴۶۹۰-۲-۱ تھی +

اور آمدنی سال ۲۱-۱۹۲۰ء میں ۲۷۱۷۵۸-۱۱-۵ تھی +

یکم اپریل ۱۹۲۱ء کو بقایا ۲۸۱۶۷-۱۲-۹ تھا +

اور آمدنی سال ۲۲-۱۹۲۱ء میں ۲۹۵۳۱۴-۳-۱۰ تھی +

اور خرچ سال ۲۱-۱۹۲۰ء میں ۴۳۸۲۸۱-۹ ہوا +

اور خرچ سال ۲۲-۱۹۲۱ء میں ۲۸۵۳۴۴-۱۰-۵ ہوا +

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ضمیمہ (۷)

ہمارا پروگرام ہمارا پروگرام کیا ہے۔ اور اب ہمیں کیا کیا کام کرنے ہیں۔ کالج کی افتتاحی رپورٹ میں اُن کو اگرچہ بیان کر چکا ہوں۔ مگر اب مختصر طور پر پھر بیان کرنا چاہتا ہوں تاکہ مقاصد اب اور آیندہ برابر زاویہ نگاہ رہ سکیں +

(۱) ہمیں "اندرونی بیماروں" کے لئے موجودہ انتظام کو ترقی اور وسعت دینی ہے +

(۲) جراحی اور کیمسٹری کے سامان اور آلات زیادہ تعداد میں +

(۳) تشریح کی تعلیم کے لئے پورا ساز و سامان اور کافی تعداد میں انسانی نعشیں!!+

یہ چیزیں مہیا کرنی ہیں +

(۴) ایک اعلیٰ اور مکمل میوزیم +

(۵) علم الادویہ کی تعلیم کے لیے ایک وسیع پیمانہ پر بوٹانکل گارڈن۔ تاکہ ہمارے طلبا کتابوں اور نقشوں کے علاوہ درختوں اور نباتات کے ذریعے زیادہ مکمل پر دواؤں کا علم حاصل کر سکیں +

(۶) ایک "میڈیکل ریسرچ" تاکہ سلسلہ تحقیقات کے ذریعہ سے یونانی طب اور ویدک میں نئی زندگی پیدا ہو +

(۷) جلدی امراض۔ زنانہ علاج۔ بچوں کی بیماریوں اور مریضانِ چشم کے لئے علیحدہ علیحدہ صیغے قایم کرنے اور کالج کو ہر لحاظ سے مکمل کرنا +

(۸) کالج کے بورڈنگ کو وسیع کرنا۔ اور اسٹاف کو بڑھانا۔ تاکہ گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے داخلہ کی درخواستوں کو نامنظور نہ کرنا پڑے +

ان سب ضرورتوں کے علاوہ فوری ضرورت یہ ہے کہ کالج میں پانی اور روشنی کا انتظام ضرورت کے موافق کیا جائے۔ جن دونوں کے ناکافی انتظام کی وجہ سے ہمیں دشواریاں پیش آرہی ہیں +

خدا کے فضل سے اُمید ہے رفتہ رفتہ ہم تمام منازل کو طے کریں گے۔ اور اس دار العلم کو ان دو مشرقی مفید اور ضروری فنون کے لئے ایک

ایسی تعلیم گاہ بنانے میں کامیاب ہو سکیں گے جو دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھی جا سکے۔

شکریہ اور اختتام حضور والا! آخر میں خاص طور پر میں حضور کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دیگر حضرات و شرفا کی مہربانی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس رپورٹ کو ختم کرتا ہوں۔

محمد اجمل

سمیات

ہندوستان کے ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں کو ایک مدت سے شکایت تھی کہ ان کو ہر قسم کے زہر آسانی سے عمدہ و اصلی نہیں ملتے تھے۔ ہمنے بڑی محنت و انتظام کے بعد ان کی اس قسم کی تمام خواہشوں کو پورا کرنے کا انتظام کر لیا ہے ذیل میں ہم ان زہروں وغیرہ کی فہرست درج کرتے ہیں۔ جو ہم سے ہر ایک ڈاکٹر حکیم وید صاحبان اپنا نام و پتہ مکمل لکھکر مندرجہ ذیل قیمتوں پر طلب کر سکتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت ضرور تحریر کریں کہ زہر کس مطلب کیلیے درکار ہے۔ اور اپنا نام و پتہ صاف طور پر لکھیں۔

نمبر شمار	نام زہر	قیمت	نمبر شمار	نام زہر	قیمت
۱	سنکھیا سفید بلوری	۲ر تولہ	۷	میٹھا تیلیہ سیاہ	۱ر چھٹانک
۲	سنکھیا سفید دودھیا	۴ر "	۸	کچلہ عمدہ و صاف	۳ر "
۳	سنکھیا لال	۴ر "	۹	تخم دھتورہ سیاہ	۵ر "
۴	سنکھیا زرد	۴ر "	۱۰	ہڑتال ورقی درجہ اول	۱۲ر تولہ
۵	سنکھیا سیاہ	۸ر "	۱۱	ہڑتال ورقی درجہ اول چھوٹے ٹکڑے	۶ر تولہ
۶	دار چکنا	۴ر "	۱۲	ہڑتال ورقی کا بورا	پانچ روپے سیر

ہمارا پتہ فقط اتنا ہی کافی ہے

[illegible] کمپنی۔ لاہور

اسمیں تقریباً پچھتر ہزار الفاظ لغت کی ترتیب پر ردیف وار لکھے گئے ہیں قیمت ۱ مجلد ۱ ہر دو لغات ۲

(۸) **دہلی کا مطب** (بیاض کبیر حصہ اوّل) اس میں دہلی کا مایۂ ناز مطب اور دستور العلاج درج ہے جسکی تجسس اور تلاش ہر ایک طبیب کو تھی۔ اس مطب میں سر سے پاؤں تک تمام امراض کے اصول علاج اور مجرب و صدری نسخہ جات ظاہر کیے گئے ہیں جن میں سے اکثر راز سربستہ سمجھے جاتے تھے۔ قیمت عا مجلد عہ

(۹) **دہلی کے مرکبات** (بیاض کبیر حصۂ دوم) اس میں وہ بے بہا اور مجرب مرکبات درج ہیں۔ جو دہلی کے لیے ہر طرح مایۂ صد ناز و افتخار ہیں۔ اسلیئے اگر آپ کو دہلی کے صحیح مرکبات ان کے اصلی اور مجرب نسخہ جات اور ان کی باقاعدہ دواسازی کی تلاش و جستجو ہے تو شاید آپ اپنے مقصد کو اس کتاب کے اندر ضرور پائیں گے۔ قیمت عہ مجلد عا علاوہ محصول ڈاک۔

(۱۰) **دہلی کی دواسازی** (بیاض کبیر حصۂ سوم) جس میں دہلی کے اصول کے مطابق یونانی دواسازی کے تمام ضروری ہدایات اور مشکل اصطلاحات اردو زبان میں لکھے گئے ہیں۔ اس میں شربت معاجین۔ خمیرہ جات۔ جواہر۔ عرق۔ لعوق۔ اطریفل غرض ہر قسم کی مرکب ادویہ تیار کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں قیمت ۱۲ مجلد عہ تینوں حصے یکجا مجلد ۵ محصول ڈاک علاوہ

(۱۱) **مجموعۂ کبیر یا قانون نسل** اس کتاب میں صرف جریان ضعف باہ۔ سرعت انزال وغیرہ کے صدہا صدری اور مجرب نسخہ جات کھلے دل سے بلاکم و کاست لکھے گئے ہیں۔ کہ معمولی اردو داں بھی اسے پڑھکر اپنے مرض کی تشخیص کر سکتا ہے اور اپنے لیے باقاعدہ صحیح اور مناسب مزاج نسخہ تجویز کر کے استعمال میں لا سکتا ہے۔ قیمت عہ مجلد ۱ محصول ڈاک علاوہ۔

(۱۲) ترجمہ کامل الصناعہ (حصہ تشریح عظام) ۵ (۱۳) رسالہ مسلاع النصر (اسٹیتھسکوپ کا طریقہ استعمال) ۱

(۱۴) رسالہ مقیاس الحرارت (تھرمامیٹر کا طریقہ استعمال) ۱ (۱۵) رسالہ اسمائے امراض اوزان طبی ۱

(۱۶) **تشریحی تصاویر جدید و رنگین**۔ یہ یونانی طب کا شاندار اضافہ ہے۔ اس کے دو حصے ہیں حصہ اول میں عظام۔ رباطات عضلات کی تصویریں۔ اور حصہ دوم میں شرائین۔ اوردہ۔ اعصاب۔ سر سے پاؤں تک تمام احشا کی بہت سی رنگین تصویریں ہیں حصہ اوّل عا حصہ دوم ۱۲ ۔

(۱۷) **تصاویر احشا** (در تشریحی تصاویر قدیم و خرد) اس میں صرف احشا کی تقریباً ستر تصویریں ہیں ۱۲

(۱۸) **مجربات قطبی** (از حکیم مولوی ابو الحسن صاحب قطبی) اس میں مفید و مختصر چٹکلے اور اچھے نسخے ہیں۔ جو نظم میں جمع کیے گئے ہیں۔

پتہ: ناظم دار الکتب مسیح قرول باغ دہلی

رعایت خاص برائے ۲۳-۱۹۲۲ء

ستمبر ۲۲ء سے اگست ۲۳ء تک کے لئے ہم ایک خاص رعایت کا اعلان کرتے ہیں۔ جس پر اس سال ہم عمل کرینگے۔ کہ جو حضرات اس سال المسیح کے خریدار بنیں گے۔ اگر وہ سال بھر مطالعہ کرنے کے بعد چاہیں تو سارے پرچے (۱۲ عدد) دفتر کو واپس کرکے دو روپیہ لے سکتے ہیں۔ اس صورت میں المسیح کے مطالعہ کی قیمت صرف ۸ آنہ ہوگی۔ یہ ایک بہترین رعایت ہے۔ جس سے عام نادار طلباء وغیرہ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

قواعد و ضوابط المسیح

(۱) المسیح ہر ماہ انگریزی کے پہلے ہفتہ میں شائع ہو جاتا ہے۔ اور نہایت احتیاط کے ساتھ تمام حضرات کے پتے لکھکر روانہ کیا جاتا ہے۔ اگر ڈاک خانہ کی غلطی یا دفتر کی چوک سے خریداروں کے پاس رسالہ نہ پہونچے۔ تو پندرہ تاریخ تک دفتر المسیح میں اطلاع دیکر دوبارہ رسالہ بلا قیمت طلب کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد اگر کوئی شکایت آئیگی تو دفتر کے ذمہ اس کی تعمیل بلا قیمت رسالہ بھر ضروری نہ ہوگی۔

(۲) جو حضرات المسیح کے معاون بن چکے ہیں۔ وہ جب اسے بند کرنا چاہیں تو ایک اطلاعی کارڈ دفتر میں روانہ کردیں۔ ورنہ دفتر اُن کے نام وی پی روانہ کردے گا۔ اور اس حرج و خرچ کے ذمہ دار ہونگے۔

(۳) عارضی طور پر تبدیل پتہ کے لئے مقامی ڈاک خانہ کو اطلاع کردینی چاہئے۔ اگر ہمیشہ کے لئے یا کم از کم چھ ماہ کے لئے پتہ تبدیل کرنا مقصود ہو تو دفتر المسیح کو اطلاع دے سکتے ہیں۔

(۴) خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ جو ہر ماہ المسیح کے چٹ پر رجسٹرڈ نمبر کے نیچے نام کے ساتھ قلمی لکھا ہوا رہتا ہے۔ ورنہ تعمیل میں تاخیر کا زیادہ احتمال ہے۔

(۵) جواب طلب امور کے لیئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

ناظم دفتر المسیح قرول باغ دہلی